ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

50

www.tanzeem.org

24 تا 30 دسمبر 2013ء / 20 تا 26 صفر المظفر 1435ھ

اس شمارے میں

یہ کون تھا؟ کس کا خون بہا؟

سرمایہ داری نہیں، سرمایہ کاری

اطاعت رسولؐ کی اہمیت

غیروں کی حکومت ہے ابھی

قابل رشک موت

جنرل صاحب نے یہ کیا کہہ دیا؟

اشاریہ مضامین ندائے خلافت 2013ء

احیائے اسلام کی شرطِ لازم

ایمان لامحالہ کچھ ماوراء الطبعیاتی حقائق پر یقین کا نام ہے۔ اور اس راہ کا پہلا قدم یہ ہے کہ انسان اَن دیکھی حقیقتوں پر دکھائی دینے والی چیزوں سے زیادہ یقین رکھے اور سر کے کانوں سے سنی جانے والی باتوں سے کہیں زیادہ اعتماد ان باتوں پر کرے جو صرف دل کے کانوں سے سنی جاسکتی ہیں۔ گویا ''ایمان بالغیب'' اس راہ کی شرطِ اوّلین ہے اور اس کے لئے فکر و نظر کا یہ انقلاب اور نقطۂ نظر اور طرزِ فکر کی یہ تبدیلی لازمی و لابدی ہے کہ کائنات غیر حقیقی اور محض وہمی و خیالی نظر آئے لیکن ذاتِ خداوندی ایک زندۂ جاوید حقیقت معلوم ہو۔ کائنات کا پورا سلسلہ نہ از خود قائم معلوم ہو، نہ کچھ لگے بندھے قوانین کے تابع چلتا نظر آئے بلکہ ہر آن و ہر سمت ارادۂ خداوندی و مشیتِ ایزدی کی کارفرمائی محسوس و مشہود ہو جائے۔ مادہ حقیر و بے وقعت نظر آئے لیکن روح ایک حقیقتِ کبریٰ معلوم ہو۔ انسان کا اطلاق اس کے جسدِ حیوانی پر نہ ہو بلکہ اس روحِ ربانی پر کیا جائے جس کی بدولت وہ مسجودِ ملائک ہوا...... حیاتِ دنیوی فانی و ناپائیدار ہی نہیں بالکل غیر حقیقی و بے وقعت معلوم ہو اور حیاتِ اُخروی، ابدی و سرمدی اور حقیقی و واقعی نظر آنے لگے! اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے مقابلے میں دنیا و مافیہا کی وقعت حدیث نبوی ﷺ کے مطابق مچھر کے پَر سے زیادہ محسوس نہ ہو! یہ بات اچھی طرح سمجھ لینے کی ہے کہ جب تک اُمت کے ایک قابل ذکر اور مؤثر حصے میں نقطہ نظر کی یہ تبدیلی واقعتاً پیدا نہ ہو جائے ''احیائے اسلام'' کی آرزو ہرگز شرمندۂ تکمیل نہ ہو سکے گی۔

عوام کی کشتِ قلوب میں ایمان کی تخم ریزی اور آبیاری کا مؤثر ترین ذریعہ ایسے اصحاب علم و عمل کی صحبت ہے جن کے قلوب و اذہان معرفتِ ربانی و نور ایمانی سے منور، سینے کبر، حسد، بغض اور ریا سے پاک اور زندگیاں حرص، طمع، لالچ اور حبِّ دنیا سے خالی نظر آئیں۔ خلافت علی منہاج النبوّۃ کے نظام کے درہم برہم ہو جانے کے بعد ایسے ہی نفوسِ قدسیہ کی تبلیغ و تعلیم، تلقین و نصیحت اور تربیت و صحبت کے ذریعے ایمان کی روشنی پھیلتی جارہی ہے اور اگرچہ جب سے مغرب کی الحاد و مادہ پرستی کے زہر سے مسموم ہواؤں کا زور ہوا، ایمان و یقین کے یہ بازار بھی بہت حد تک سرد پڑ گئے، تاہم ابھی ایسی شخصیتیں بالکل ناپید نہیں ہوئیں جن کے ''دلِ روشن'' نورِ یقین اور ''نفسِ گرم'' حرارتِ ایمانی سے معمور ہیں اور اب ضرورت اس کی ہے کہ ایمان و یقین کی ایک عام روایسی چلے کہ قریہ قریہ اور بستی بستی ایسے صاحب عزیمت لوگ موجود ہوں جن کی زندگیوں کا مقصدِ وحید خدا کی رضا جوئی اور اس کی خوشنودی کا حصول ہو۔

اسلام کی نشأۃِ ثانیہ......

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

الھدیٰ (592)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

سُورۃُ الحِجر

(آیات: 22 تا 25)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَ اَرۡسَلۡنَا الرِّیٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسۡقَیۡنٰکُمُوۡہُ ۚ وَ مَاۤ اَنۡتُمۡ لَہٗ بِخٰزِنِیۡنَ ﴿۲۲﴾ وَ اِنَّا لَنَحۡنُ نُحۡیٖ وَ نُمِیۡتُ وَ نَحۡنُ الۡوٰرِثُوۡنَ ﴿۲۳﴾
وَ لَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَقۡدِمِیۡنَ مِنۡکُمۡ وَ لَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَاۡخِرِیۡنَ ﴿۲۴﴾ وَ اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ یَحۡشُرُہُمۡ ؕ اِنَّہٗ حَکِیۡمٌ عَلِیۡمٌ ﴿٪۲۵﴾

آیت ۲۲ ﴿وَاَرْسَلْنَا الرِّیٰحَ لَوَاقِحَ﴾ ''اور ہم بھیجتے ہیں ہوائیں جو بوجھل ہوتی ہیں (یا بوجھل کرنے والی ہوتی ہیں)''

لَـوَاقِـحَ کا مفہوم پہلے تو یہی سمجھا جاتا تھا کہ یہ ہوائیں بادلوں کو اٹھا کر لاتی ہیں اور بارش کا سبب بنتی ہیں' لیکن اب جدید سائنسی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ polen grains بھی ہواؤں کے ذریعے منتقل ہوتے ہیں جن سے پھولوں کی فرٹیلائزیشن ہوتی ہے' جس کے نتیجے میں فصلیں اور پھل پیدا ہوتے ہیں۔ یوں یہ سارا نباتاتی نظام بھی ہواؤں کی وجہ سے چل رہا ہے۔

﴿فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَیْنٰکُمُوْہُ ۚ﴾ ''پس ہم نے اتارا آسمان سے پانی پھر وہ تم لوگوں کو پلایا۔''

پانی مبدأ حیات ہے۔ زمین پر ہر طرح کی زندگی کے وجود کا منبع اور سرچشمہ بھی پانی ہے اور پھر پانی' پر ہی زندگی کی بقا کا انحصار بھی ہے۔ پانی کی اس اہمیت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے اس کی تقسیم و ترسیل کا ایک لگا بندھا نظام وضع کیا ہے جسے آج کی سائنس نے واٹر سائیکل کا نام دیا ہے۔ واٹر سائیکل کا یہ عظیم الشان نظام اللہ تعالیٰ کے عجائبات میں سے ہے۔ سمندروں سے ہواؤں تک بخارات پہنچا کر بارش اور برفباری کا انتظام' گلیشیرز کی شکل میں بلند و بالا پہاڑوں پر واٹر سٹوریج کا اہتمام' پھر چشموں' ندی نالوں اور دریاؤں کے ذریعے سے اس پانی کی وسیع و عریض میدانی علاقوں تک رسائی اور زیر زمین پانی کا عظیم الشان ذخیرہ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وضع کردہ وہ واٹر سائیکل ہے جس پر پوری دنیا میں ہر قسم کی زندگی کا دارومدار ہے۔

﴿وَمَآ اَنْتُمْ لَہٗ بِخٰزِنِیْنَ ﴿۲۲﴾﴾ ''اور تم اس کے جمع کرنے والے نہیں ہو۔''

یہ تمہارے بس میں نہ تھا کہ تم پانی کے اس ذخیرے کو جمع کرتے۔

آیت ۲۳ ﴿وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْیٖ وَنُمِیْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾﴾ ''اور یقیناً ہم ہی ہیں جو زندہ بھی رکھتے ہیں اور موت بھی وارد کرتے ہیں اور ہم ہی وارث ہوں گے۔''

یہ کائنات اور اس کی ہر چیز اللہ ہی کی ملکیت ہے۔ ایک وقت آئے گا جب ظاہری ملکیت کا بھی کوئی دعویدار باقی نہیں رہے گا۔

آیت ۲۴ ﴿وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْکُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِیْنَ ﴿۲۴﴾﴾ ''اور ہم جانتے ہیں تم میں سے آگے بڑھنے والوں کو بھی اور جانتے ہیں پیچھے رہنے والوں کو بھی۔''

چونکہ یہ نبوت کے بالکل ابتدائی زمانے کی سورت ہے' اس لیے فرمایا جا رہا ہے کہ ہم جانتے ہیں اُن لوگوں کو جو حق کی اس دعوت پر فوراً لبیک کہیں گے اور آگے بڑھ کر قرآن کو سینوں سے لگائیں گے۔ ہم جانتے ہیں کہ ﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُھٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ﴾ (التوبہ: ۱۰۰) کے مصداق کون لوگ ہوں گے۔ ہمیں معلوم ہے کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) قبولِ حق کے لیے ایک لمحے کی دیر نہیں لگائے گا۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ عثمان (رضی اللہ عنہ) بھی اس دعوت کو فوراً قبول کر لے گا۔ یہ بھی ہمارے علم میں ہے کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی تبلیغ سے طلحہ' زبیر' عبدالرحمٰن بن عوف اور سعید بن زید (رضی اللہ عنہم) جیسے لوگ فوراً ایمان لے آئیں گے' اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ وہ کون کون بدنصیب ہیں جو اس سعادت کو سمیٹنے میں پیچھے رہ جائیں گے۔

آیت ۲۵ ﴿وَاِنَّ رَبَّکَ ھُوَ یَحْشُرُھُمْ ؕ اِنَّـہٗ حَکِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾﴾ ''اور یقیناً آپ کا رب ہی ہے جو ان سب کو جمع کرے گا۔ یقیناً وہ کمال حکمت والا' خوب علم رکھنے والا ہے۔''

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

مرزا ایوب بیگ

یہ کون تھا؟ کس کا خون بہا؟

بنگلہ دیش کی سپریم کورٹ نے عبدالقادر ملا کو سزائے موت دینے کا حکم جاری کیا اور حکومت نے فوری طور پر عمل درآمد کرتے ہوئے انہیں پھانسی دے دی۔ حسینہ واجد کی حکومت نے کچھ عرصہ پہلے ایک ٹریبونل قائم کیا تھا جسے انٹرنیشنل ٹریبونل فار وار کرائمنز کا نام دیا گیا جس نے عبدالقادر ملا کو عمر قید کی سزا دی۔ حکومت اس سزا کے خلاف سپریم کورٹ میں گئی اور سپریم کورٹ نے آدھے گھنٹے کی سماعت کے بعد عمر قید کی سزا کو سزائے موت میں تبدیل کر دیا۔ قارئین کے علم میں یہ بات آنی چاہیے کہ وار کرائمنز کے حوالے سے فیصلے کرنے کے لیے جو انٹرنیشنل ٹریبونل قائم کیے جاتے ہیں ان کی عالمی سطح پر اجازت لی جاتی ہے۔ پھر اس ٹریبونل میں عالمی سطح کے ججز کو مقرر کیا جاتا ہے جو غیر جانبدار ہوتے ہیں اور عموماً ان میں سے کسی کا تعلق مقدمہ قائم کرنے والے ملک سے نہیں ہوتا۔ لہٰذا یہ غیر قانونی ٹریبونل تھا اور اس کے فیصلے کی کوئی حیثیت نہ تھی، لیکن اس ٹریبونل کی دی گئی سزائے عمر قید کو جس طرح سپریم کورٹ نے سزائے موت میں بدلا ہے، وہ یقیناً حیران کن ہے۔ یہ عدالتی نہیں انتظامی اور انتقامی فیصلہ معلوم ہوتا ہے۔

عبدالقادر ملا پر یہ فردِ جرم عائد کی گئی تھی کہ انہوں نے بیالیس سال پہلے 1971ء میں بنگلہ دیش کی آزادی کی جنگ میں بنگالیوں کے قتل عام میں پاکستانی افواج کا ساتھ دیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ حکومت 1971ء کے بعد عوامی لیگ کی تیسری حکومت ہے۔ 1972ء سے لے کر 1975ء تک شیخ مجیب الرحمٰن حکمران تھے۔ پھر 1996ء سے لے 2001ء تک ان ہی محترمہ یعنی حسینہ واجد کی حکومت تھی اور اب پھر عوامی لیگ اپنی تیسری حکومت کی میعاد پوری کر رہی ہے اور چند دنوں تک بنگلہ دیش میں نئے انتخابات ہونے کو ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اپنے پہلے دو ادوار حکومت میں عوامی لیگ نے اس طرح کے مقدمات کیوں دائر نہ کیے جبکہ حکومتی سطح پر عائد کردہ جرم تازہ تھا۔ اس دوران میں عبدالقادر ملا دو بار اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ان بیالیس سالوں میں ایک وقت ایسا بھی آیا جب عوامی لیگ نے جماعت اسلامی کے ساتھ انتخابی اتحاد بھی کیا۔ ہماری رائے میں اس سارے کھیل میں حسینہ واجد اور ان کی حکومت ایک مہرے کی حیثیت سے پاکستان دشمن عالمی قوتوں کے ایجنٹ کا کردار ادا کر رہی ہے۔ یہ اسلام دشمن قوتیں ایٹمی صلاحیت کے حامل ملک پاکستان کو بالکل تنہا کر دینا چاہتی ہیں۔ مذکورہ کارروائی سے پاکستان کی فوج اور دینی قوتوں کو بری طرح بدنام کرنا ان کا اصل ایجنڈا ہے۔ پاکستان کے سیکولر طبقات شعوری نہ سہی غیر شعوری طور پر ان کا ساتھ دے رہے ہیں۔ امریکا کا حال ہی میں ایران کے ساتھ تعلقات بحال کر لینا اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ ہمارے خطے کی موجودہ صورتحال یہ ہے کہ پاکستان کے مشرق میں اس کا ازلی اور پیدائشی دشمن بھارت ہے اور شمال مغرب میں امریکہ کی سرپرستی میں پاکستان دشمن کرزئی کی حکومت قائم کر دی گئی ہے۔ ایران اور پاکستان کے تعلقات میں کچھ عرصہ سے سرد مہری تھی۔ بلوچستان کی معدنی دولت پر ایران کی نظر ہمیشہ سے ہے۔ امریکا اس حوالہ سے بھی ایران کی حوصلہ افزائی کرے گا۔ لہٰذا چمن کی سرحد پر بعض غیر معمولی واقعات حال ہی میں ہوئے ہیں جو پاکستان اور ایران کے درمیان کشیدگی ظاہر کرتے ہیں۔ روس اور پاکستان میں ابھی تک اعتماد کی فضا بحال نہیں ہو سکی۔ اندرونی سطح پر ہم ہر محاذ پر باہم دست وگریبان ہیں۔ دشمن ممالک کے ریمنڈ ڈیوس یہاں سرعام سرگرم عمل ہیں اور پاکستان میں قتل و غارت گری میں ملوث ہیں۔ حیرت ہے کہ اہل سنت والجماعت کے مولانا شمس الرحمن معاویہ اور اہل تشیع کی تنظیم وحدت المسلمین کے علامہ ناصر ایک ہی انداز میں ایک ہی طرح کے اسلحہ کے استعمال سے قتل کیے جاتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی مساجد اور امام بارگاہوں میں دھماکے کرنے والوں کے بارے میں ایسی اطلاعات موصول ہوتی تھیں کہ کوئی ایک ہی گروہ دونوں طرف کارروائیاں کر رہا ہے۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق حکومت دیرینہ امریکی مطالبے کو تسلیم کرتے ہوئے شمال وزیرستان میں اپریشن شروع کر چکی ہے۔

ہم یہ تفصیلات عرض کر کے قارئین کے سامنے یہ بات رکھنا چاہتے ہیں کہ بنگلہ دیش میں پاکستان کے

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

ہفت روزہ — لاہور

ندائے خلافت

بانی: اقتدار احمد مرحوم

24 تا 30 دسمبر 2013ء — جلد 22
20 تا 26 صفر المظفر 1435ھ — شمارہ 50

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید

مدیر: ایوب بیگ مرزا

نائب مدیر: محبوب الحق عاجز

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:
67-اے، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو، لاہور-54000
فون: 36316638-36366638 فیکس: 36313131
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور-54700
فون: 35869501-03 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 12 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 450 روپے
بیرون پاکستان
انڈیا---------------(2000 روپے)
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

خلاف خصوصاً فوج اور دینی جماعتوں کے خلاف ماحول پیدا کرنا بھی اسی عالمی سازش کا حصہ ہے جس کا مقصد پاکستان کی ایٹمی صلاحیت کا خاتمہ اور بھارت کا طفیلی ملک بنانا ہے۔ غیروں کی عیاری اور اپنوں کی سادگی ملاحظہ ہو کہ پاکستان کی حکومت امریکہ کی صف اول کے اتحادی کی حیثیت سے اس عمل میں خود بھی شامل ہے۔ عبدالقادر ملا کے عدالتی قتل اور بنگلہ دیشی حکومت کے سراسر غیر قانونی اور غیر انسانی طرزِ عمل پر ہماری حکومت نے پہلے مجرمانہ خاموشی اختیار کیے رکھی۔ پھر وزارتِ خارجہ نے انتہائی احمقانہ اور جاہلانہ بیان جاری کیا کہ یہ بنگلہ دیش کا اندرونی معاملہ ہے۔ کیا وزارت خارجہ اتنا بھی نہیں جانتی کہ شملہ معاہدے کے موقع پر بھٹو اور اندرا گاندھی کے درمیان یہ معاہدہ ہوا تھا جس کی توثیق بعد ازاں بنگلہ دیش کے شیخ مجیب الرحمٰن نے بھی کر دی تھی کہ کسی فوجی کے خلاف وار کرائمز کے حوالہ سے کوئی مقدمہ قائم نہیں کیا جائے گا۔ لہٰذا جن 195 پاکستانی فوجی افسروں کے خلاف مقدمہ چلانے کا اعلان پہلے ہو چکا تھا، اسے واپس لے لیا گیا۔ پھر جب 1974ء میں لاہور میں اسلامی سربراہی کانفرنس ہوئی تو پاکستان نے دوسرے اسلامی ممالک کے مشورہ پر بنگلہ دیش کو منظور کر لیا۔ الجزائر کے صدر بومدین اور یاسر عرفات خاص طور پر مجیب الرحمٰن کو لینے کے لیے ڈھاکہ گئے اور پھر پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان ایک باقاعدہ معاہدہ ہوا جس کی رو سے دونوں ممالک کسی فوجی یا سویلین کے خلاف جنگی جرائم کا مقدمہ دائر نہیں کریں گے۔ اس معاہدے کے بعد عبدالقادر ملا کو پھانسی دینا یہ بنگلہ دیش کا اندرونی معاملہ کیسے تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہماری وزارت خارجہ چھ ماہ ہوئے ''یتیم'' ہو گئی تھی، جب نئی حکومت نے اپنا کوئی وزیر خارجہ نہ بنایا۔ سلیم گیلانی کو امریکہ کا سفیر نامزد کر دیا گیا۔ گویا اب عملی طور پر ہمارے پاس کوئی سیکرٹری خارجہ بھی نہ تھا۔ اس ''یتیم بچی'' کو دو بزرگوں کی سرپرستی میں دے دیا گیا (سرتاج عزیز وزیراعظم کے خارجی امور کے مشیر ہیں اور ریٹائرڈ فاطمی صاحب بھی خارجہ امور کو دیکھتے ہیں) یہ دونوں اس بڑھاپے میں بھی ایک دوسرے سے لڑنے کے سوا کچھ نہیں کر رہے۔ عجب تماشا یہ ہے کہ چین، ترکی اور بھارت کے دورے کر کے وزیر اعلیٰ شہباز شریف وزیر خارجہ ہونے کا تاثر دے رہے ہیں۔ حکومت کی سراسیمگی کا عالم یہ ہے کہ عبدالقادر ملا کے معاملے کو ہماری وزارت خارجہ بنگلہ دیش کا اندرونی معاملہ قرار دیتی ہے اور ہماری قومی اسمبلی بنگلہ دیش کے اس غیر قانونی عمل کی مذمت میں قرارداد منظور کرتی ہے اور وزیر داخلہ قومی اسمبلی میں انتہائی جذباتی تقریر کرتے ہیں۔ اس ناقابل فہم طرزِ عمل اور شتر بے مہار خارجہ پالیسی نے پاکستان کی مشکلات میں بے پناہ اضافہ کر دیا ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ بنگلہ دیش سپریم کورٹ کی طرف سے سزائے موت کے حکم کے فوری بعد اور اس پر عمل درآمد سے پہلے حکومت پاکستان کو اسلامی ممالک خصوصاً ترکی اور سعودی عرب سے رابطہ کرنا چاہیے تھا اور عالمی سطح پر اس کے خلاف آواز اٹھانی چاہیے تھی۔ بنگلہ دیش کے سفیر کو وزارت خارجہ طلب کر کے احتجاج ریکارڈ کرانا چاہیے تھا۔ بنگلہ دیش میں اپنے سفیر کو واپس بلا کر اصل صورت حال معلوم کر کے مزید ایسے اقدامات کرنا چاہئیں تھے جن سے بنگلہ دیش کی حکومت کو دباؤ میں لایا جا سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ امت مسلمہ کو جس قدر نقصان مسلمان حکمرانوں کی اقتدار پرستی اور ہوس پرستی سے پہنچ رہا ہے وہ اسلام دشمنوں سے نہیں پہنچ رہا۔ ان کی زندگی اور شب و روز محنت کا صرف اور صرف ایک ہدف ہے: اپنے اقتدار کا استحکام اور دوام۔ کاش! وہ ماضی بعید اور قریب کی تاریخ کا مطالعہ کر لیں تو اُن کے ذہنوں میں یہ بات آ سکے کہ اقتدار اور دولت دھوپ اور چھاؤں کی طرح ہیں۔ کبھی ایک طرف اور کبھی دوسری طرف۔ فرعونی اور نمرودی قوتوں کو دائمی اقتدار کیا ملتا، اقتدار کی ہمیشگی تو اللہ رب العزت نے اپنے برگزیدہ بندوں کے لیے بھی پسند نہ فرمائی، جبکہ وہ خود اس کو اللہ کی طرف سے عطا کردہ امانت سمجھتے تھے۔ اگر یہ نکتہ ہمارے عقل مند حکمرانوں کی سمجھ میں آ جائے تو پھر کوئی حکمران یہ نعرہ نہیں لگائے گا ''سب سے پہلے پاکستان'' ہم پہلے مسلمان، پھر پاکستانی ہیں۔ عبدالقادر ملا پاکستان کے نہیں اسلام کے شیدائی تھے۔ پاکستان سے بھی محبت اسلام کے حوالے سے تھی۔ لہٰذا عبدالقادر جس شان سے مقتل کی طرف بے دھڑک چلے اور رحم کی اپیل کرنا بھی گوارا نہ کیا، اس کی وجہ وہ ایمان تھا اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے وہ محبت تھی جو ان کے جسم اور روح میں سرایت کی ہوئی تھی۔ نعیم صدیقی مرحوم کئی سال پہلے شاید کسی عبدالقادر ملا ہی کے بارے میں کہہ گئے تھے ۔

یہ کون تھا؟ کس کا خون بہا؟
کس شان سے کاری وار سہا
تھا کون جو رن میں کھیت رہا
کس ہاتھ سے زہری تیر چلا
یہ کون تھا؟ کس کا خون بہا؟

بیابہ مجلس اسرار

سرمایہ داری نہیں، سرمایہ کاری

اسلام یہ تو چاہتا ہے کہ سرمایہ کاری ہو مگر وہ سرمایہ داری کو باقی رکھنے کا روادار نہیں۔ مغربی معیشت سرمایہ کاری پر مبنی ہے۔ لیکن جب اس میں سود شامل ہو جاتا ہے تو سرمایہ کاری، سرمایہ داری بن جاتی ہے۔ سرمایہ کاری تو یہ ہے کہ آؤ کام کرو، سرمایہ لگاؤ اور تجارت کرو، لیکن تم کو سرمایہ داری کی اجازت نہیں ہے۔ سرمایہ داری یہ ہے کہ محض سرمایہ کو نفع اندوزی کا ذریعہ بنایا جائے۔ محنت بھی نہ کی جائے اور نقصان میں شرکت بھی نہ کی جائے۔ اس کا نتیجہ دولت کے ارتکاز کی صورت میں نکلتا ہے جس کے بارے میں قرآن حکیم نے کہا ہے کہ ''ایسا نہ ہونا چاہئے کہ سرمایہ صرف دولت مندوں ہی کے درمیان گردش کرتا رہے''۔ (الحشر: 7) کیونکہ اس طرح طبقاتی تقسیم پیدا ہو جائے گی اور قرآن مجید کی اصطلاح میں ''مترفین'' اور ''محرومین'' کے دو طبقے وجود میں آ جائیں گے۔

مترفین کا طبقہ اس طرح وجود میں آتا ہے کہ ہر معاشی proposition میں تین امور شامل ہوتے ہیں: سرمایہ، محنت اور موقع۔ کیونکہ وہی سرمایہ کاری اور وہی محنت کسی خاص وقت یا جگہ پر زیادہ نتیجہ خیز اور منافع بخش ثابت ہوتے ہیں۔ جبکہ وہی سرمایہ اور وہی محنت کسی دوسرے وقت اور جگہ پر اس قدر نتیجہ خیز نہیں ثابت ہوتے۔ اسی کو موقع یا chance کہتے ہیں۔ اسلام نے اصلاً زور محنت پر دیا ہے۔ گویا محنت کو تحفظ حاصل ہے جبکہ...... سرمایہ کو محض سرمایہ کی حیثیت سے Earning Factor بنا دیا جائے تو اسلام کی نظر میں یہ غلط ہے۔ اسی طرح chance محض chance کی حیثیت سے اگر کمائی کا ذریعہ بنا دیا جائے تو یہ حرام ہے۔ جب سرمایہ سرمائے کی حیثیت میں Earning Agent بنتا ہے تو اس کی بدترین شکل سود ہے۔ ربا ہے ہی یہ کہ محض سرمایہ کے بل پر ایک مقرر و معین منافع حاصل کیا جائے، اس طرح کہ نقصان سے کوئی سروکار ہی نہ ہو۔ اسلام اور قرآن کی رو سے اس سے بڑھ کر کوئی شے حرام نہیں ہے۔ (بحوالہ ''خلافت کی حقیقت'')

اطاعت رسول ﷺ کی اہمیت

سورۃ الحشر کی آیت 7 کی روشنی میں

مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید حفظہ اللہ کے 13 دسمبر 2013ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

[خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!]

حضرات: سورۃ الحشر ہمارے زیر مطالعہ ہے۔ اس کی ابتدائی چند آیات ہم پڑھ چکے ہیں۔ جن میں غزوۂ بنی نضیر کا بیان ہے۔ پچھلے جمعہ اس کی آیت 7 کے پہلے حصے پر گفتگو ہوئی تھی، آج اُسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے، اس آیت کے دوسرے حصے پر گفتگو کرنی ہے۔ آیت کے پہلے حصہ میں فرمایا گیا:

﴿ کَیۡ لَا یَکُوۡنَ دُوۡلَۃًۢ بَیۡنَ الۡاَغۡنِیَآءِ مِنۡکُمۡ ﴾

''تاکہ (مال) جو لوگ تم میں دولت مند ہیں انہی کے ہاتھوں میں نہ پھرتا رہے۔''

قرآن مجید کی ایک خاصیت یہ ہے کہ یہ ہر اعتبار سے ہدایت ہے، لیکن یہ نہیں ہے کہ ہر معاملے سے متعلق ہدایت کو جمع کر دیا گیا ہو۔ مثلاً اسلام کی سیاسی تعلیمات کسی ایک سورت میں آ گئی ہوں۔ معاشی تعلیمات کسی دوسری سورت میں یکجا بیان ہو گئی ہوں۔ نہیں، بلکہ قرآن مجید کا اسلوب خطبہ کا سا ہے۔ خطبہ میں ایک ہی موضوع کے اندر کئی موضوعات آ جاتے ہیں، اور کسی اہم واقعہ کے بین السطور میں ہی تبصرہ کرتے ہوئے ایسی راہنمائی دے دی جاتی ہے، جو ایک کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ مقام اس کی ایک بہت نمایاں مثال ہے۔ یہاں غزوۂ نضیر کے بیان میں اسلامی اقتصادیات کا ایک اہم اصول بیان کر دیا گیا ہے۔ وہ یہ کہ دولت تمہارے طبقۂ امراء میں ہی نہ گردش کرتی رہے۔ ایسا نہ ہو کہ معاشرے کا ایک طبقہ امیر سے امیر تر ہو رہا ہو اور بقیہ لوگوں تک دولت کے اثرات پہنچ ہی نہ رہے ہوں۔ غریب آدمی غریب ہی رہے۔ اُس کی نسلیں غریب رہیں۔ ان کے لیے کوئی امکان نہ ہو کہ وہ کبھی خوشحال بھی ہو سکیں۔ اور امیر، امیر ہی رہیں، اُن کی نسلیں عیاشی کریں۔ اللہ کی اس زمین پر ہر انسان کا حصہ، سب کا حق ہے جس کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہاں بھیجا ہے۔ ہر شخص کو یہاں رہنا ہے، یہاں کھانا پینا ہے، اور اُس کی لباس و مکان کی ضرورت ہے۔ یہ بڑی بے انصافی کی بات ہے کہ کچھ لوگوں کے پاس تو ہزار ہزار ایکڑ زمین ہو اور کسی کے پاس ایک مرلہ جگہ بھی نہ ہو۔ اگرچہ اللہ نے ابتلا و امتحان کی غرض سے دنیا میں معاشی حیثیت میں سب لوگوں کو برابر نہیں کیا بلکہ اونچ نیچ رکھی ہے، کسی کو کم اور کسی کو زیادہ دیا ہے، لیکن اسلام یہ گوارا نہیں کرتا کہ وسائل معاش پر ایک ہی طبقہ کی اجارہ داری ہو۔ وہ یہ کہتا ہے کہ وسائل اور مواقع سب کے لیے یکساں ہونے چاہئیں۔ سب کے لیے یکساں طور پر تعلیم، علاج اور روزگار کے مواقع ہوں۔ اسلامی ریاست کی یہ اولین ذمہ داری ہے کہ شہریوں کو بنیادی ضروریات فراہم کرے۔ ایسا نہ ہو کہ غریب کو دو وقت کی روٹی بھی میسر نہ ہو، اُس کے بچے بھوک سے بلبلا رہے ہوں اور اُس کے چاروں طرف آٹھ آٹھ کنال کے عشرت کدے، لذت کام و دہن کے سارے سامان موجود ہوں۔ جب وسائل کی اس طرح کی نامنصفانہ تقسیم ہوتی ہے تو اس کے نتیجے میں طبقاتی تقسیم پیدا ہوتی اور محرومین کے دلوں میں شدید نفرتیں جنم لیتی ہیں۔ عام آدمی کو روزی روٹی کے لیے اِس قدر شدید محنت کرنی پڑتی ہے کہ انسان انسان نہیں رہتا بلکہ کولہو کا بیل بن جاتا ہے۔ وہ صبح سے لے کر رات تک جاں گسل محنت کے بعد بڑی مشکل سے دو وقت کی روٹی کا انتظام کر پاتا ہے۔ اُس کے پاس پھر بھی علاج کے لیے پیسے نہیں ہوتے۔ وہ سرکاری ہسپتالوں میں جاتا ہے، تو دھکے کھاتا ہے۔ یہ استحصال نہیں ہونا چاہئے۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ دولت صرف سرمایہ داروں کے اندر گردش نہ کرتی رہے بلکہ اس کی گردش پورے معاشرے میں ہو۔ جبکہ سرمایہ داری نظام میں سود کی لعنت کی بنا پر ایک طبقہ دوسروں کا خون چوس رہا ہوتا ہے۔ اس قسم کے لوگوں میں انسانیت نام کی کوئی شے نہیں ہوتی۔ وہ ہمدردی اور انسان دوستی کے تصورات سے یکسر تہی ہوتے ہیں۔ یہ لوگ عام لوگوں کو سود میں جکڑتے ہیں اور اگر انہیں سودی رقم نہ مل رہی ہو تو غریب آدمی سے مطالبہ کرتے ہیں کہ جیسے بھی ہو میری رقم مع سود سمیت لوٹاؤ، چاہے اپنا مکان بیچ دو، مجھے اس کی کوئی پروا نہیں ہے، مجھے تو اپنی رقم چاہئے۔ بہرکیف اس سود کی وجہ سے آدمی درندہ بن جاتا ہے، اگرچہ اُس کے بھیڑیوں والے پنجے اور دانت نہیں ہوتے۔ اس وقت پوری دنیا میں یہی استحصالی نظام چل رہا ہے۔ اگرچہ یورپ میں لوگوں کو کسی حد تک ریلیف مل رہا ہے، اور سوشل سیکیورٹی کے نام پر کچھ امداد دے دی جاتی ہے، لیکن یہ اہتمام اس لیے کیا گیا ہے تاکہ محروم طبقات دولت مندوں کے پیٹ نہ پھاڑیں۔ اہل یورپ نے سوشل سیکیورٹی کا نظام

سوشلسٹ انقلاب سے سبق سیکھ کر اپنے ہاں رائج کیا۔ اگر یہ نظام رائج نہ کیا جاتا تو اس بات کا قوی اندیشہ تھا کہ اشتراکیت پورے یورپ کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی۔ بہرکیف سرمایہ دارانہ نظام میں سرمائے کو تحفظ ہے اور غرباء کے لیے کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔ اگر کمیونزم نے یورپ میں آ کر سرمایہ داروں کی نیندیں نہ اڑا دی ہوتیں تو شاید یہاں غریبوں کو جینے کا حق بھی نہ ملتا۔ یہ تو اشتراکیت کے نفوذ کی وجہ سے سرمایہ داروں کو کچھ نہ کچھ توازن قائم کرنا پڑا ہے۔

آگے فرمایا:

﴿ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ (۷) ﴾

''سو جو چیز تم کو پیغمبرؐ دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو۔''

اس حکم کے پس منظر سے یہی لگتا ہے کہ یہاں مالِ فے کی تقسیم کی بات ہو رہی ہے اور بتایا جا رہا ہے کہ آنحضورﷺ جو یہ مال تقسیم فرما رہے ہیں تو اس پر کوئی یہ نہ کہے کہ مجھے زیادہ ملا یا کوئی کہے کہ مجھے کم ملا۔ کوئی دل میں شکوہ نہ رکھے کہ مجھے تو زیادہ ملنا چاہیے تھا مگر کم ملا، لیکن حقیقت میں اس کا مفہوم صرف اسی واقعہ تک محدود نہیں، بلکہ بہت وسیع ہے۔ یہاں اسلامی زندگی کا ایک بنیادی اصول دیا گیا ہے کہ جو کچھ رسول تمہیں عطا کریں اسے خوشدلی سے قبول کر لو اور جس چیز سے روک دیں، اس سے رک جاؤ۔ رسول جو کچھ تمہیں بتا رہے ہیں وہ سب کا سب دین ہے۔ وہ اللہ کا فیصلہ اور اُس کا حکم ہے۔ اس لیے کہ آپﷺ کوئی بھی بات اپنی طرف سے نہیں فرماتے، بلکہ جو کچھ فرماتے ہیں وہ اللہ ہی کے اذن سے ہوتا ہے۔ ﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى (۳) اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (۴) ﴾ (النجم) ''اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں، یہ تو اللہ کا حکم ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے۔'' اللہ کے نبیﷺ کی بات بھی وحی کی بنیاد پر ہوتی ہے، اگرچہ وہ وحی غیر متلو ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ رسول خداﷺ نے جو حکم دیا ہے یہ قرآن میں کہاں آیا ہے؟ کسی کو بھی یہ پوچھنے کا اختیار نہیں ہے۔ اس لئے کہ جس ہستی نے قرآن نازل کیا ہے، اُسی نے حضورﷺ کو یہ اتھارٹی عطا فرمائی ہے کہ آپؐ کی اطاعت کی جائے، اس لئے کہ آپؐ کی اطاعت اللہ ہی کی اطاعت ہے۔ اللہ فرماتا ہے: ﴿ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ ﴾ (النسا:64) ''اور ہم نے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اُس کی اطاعت کی جائے''﴿ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ ﴾ (النسا:80) ''جو شخص رسولؐ کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی۔''

رسول (معاذ اللہ) ڈاک کا ہرکارہ نہیں ہوتا، جیسے کہ آج کل منکرین حدیث کے ہاں تصور پایا جاتا ہے، بلکہ اللہ کا نمائندہ ہوتا ہے، جس کی اطاعت لازم ہے۔ انکارِ حدیث کا فتنہ ہمارے ہاں سر سید احمد خان ہی کے دور سے شروع ہو گیا تھا۔ بعدازاں یہ فتنہ بڑھتا رہا۔ غلام احمد پرویز کی صورت میں یہ کھل کر سامنے آیا۔ آج اسی کا ظہور ہم ایک ''جدید سکالر'' کی شکل میں دیکھ رہے ہیں جو حدیث اور سنت کو اُس کا اصل مقام دینے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اسی وجہ سے دین کی عجیب وغریب تعبیرات کر رہے ہیں۔ داڑھی کے بارے میں پوچھیں تو کہہ دیں گے کہ داڑھی کا قرآن میں ذکر نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ (معاذ اللہ) جو چیز قرآن میں نہیں ہے، اس کا دین میں کوئی مقام نہیں ہے۔ کیا حضورﷺ کے اقوال، آپ کا عمل، آپؐ کی تائید دین نہیں ہے؟ اگرچہ اطاعت اصلاً اللہ تعالیٰ کی ہے جو رب العالمین ہے، مالک الملک اور خالق و آقا ہے، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بندے کو کامل اتھارٹی کے ساتھ اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا، تو اب کسی کے لیے یہ گنجائش نہیں ہے کہ اللہ کے نمائندے کی بات کو حجت تسلیم نہ کرے۔ جب اللہ خود یہ کہتا ہے کہ میرا نمائندہ جو کچھ کہے وہ میری ہی طرف سے ہوتا ہے، تو پھر اُس کی اطاعت میں کوئی شبہ نہ رہا۔

اِس آیت کی تشریح ایک حدیث سے ہوئی ہے، جس کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپﷺ نے فرمایا: ''جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو پھر اس کو

پریس ریلیز 20 دسمبر 2013ء

حافظ عاکف سعید

شمالی وزیرستان میں فوجی آپریشن تباہ کن ثابت ہوگا

عبدالقادر ملا کی پھانسی پاکستانی فوج اور دینی قوتوں کو بدنام کرنے کی سازش کا حصہ ہے

امریکا یہودی دباؤ میں پاکستان کی ایٹمی صلاحیت ختم کر کے اُسے انڈیا کی طفیلی ریاست بنانا چاہتا ہے

شمالی وزیرستان میں فوجی آپریشن تباہ کن ثابت ہوگا۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر حافظ عاکف سعید نے قرآن اکیڈمی لاہور میں خطاب جمعہ کے دوران کہی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان دشمن عناصر اور غیر ملکی خفیہ ایجنسیوں نے ایک مرتبہ پھر اپنے ایجنٹوں کے ذریعے شمالی وزیرستان میں قتل وغارت گری کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ انہوں نے فوجی قافلے اور زخمیوں کو لانے والی ایمبولینس پر حملوں کی شدید مذمت کی۔ اُنہوں نے کہا کہ یہ کارروائیاں فوج سے شمالی وزیرستان میں وسیع پیمانہ پر آپریشن کروانے کے جواز فراہم کرنے کے لئے کی جارہی ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ ہمیں اصل دشمن کو پہچاننا چاہیے جس نے ایک طرف تو پاکستان کو اپنا نان نیٹو اتحادی بنا رکھا ہے اور دوسری طرف پاکستان کے مختلف علاقوں میں تخریب کاری اور دہشت گردی کروا رہا ہے۔ عبدالقادر ملا کی پھانسی کا ذکر کرتے ہوئے امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ درحقیقت یہ بھی پاکستانی فوج اور دینی جماعتوں کو دنیا بھر میں بدنام کرنے کی سازش کا حصہ ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ امریکہ یہودیوں کے دباؤ کے نتیجہ میں پاکستان کی ایٹمی صلاحیت کا خاتمہ چاہتا ہے۔ پاکستان کی ایٹمی صلاحیت تمام غیر مسلم دنیا خصوصاً بھارت، اسرائیل اور امریکہ کے گلے کی پھانس بنا ہوا ہے۔ امریکہ اس خطے میں اپنے مذموم ارادوں کی تکمیل کے لیے پاکستان کو بھارت کی طفیلی ریاست بنانا چاہتا ہے، تاکہ چین کا محاصرہ کیا جاسکے۔ اور امریکہ دائمی طور پر دنیا کی واحد سپر طاقت کی حیثیت قائم رکھ سکے۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر واشاعت، تنظیم اسلامی پاکستان)

بجالاؤ (اس پر عمل کرو) جتنی تمہارے اندر استطاعت ہے۔ اور جس بات سے میں روک دوں اس سے باز آ جاؤ۔" یعنی مجھے یہ اتھارٹی اللہ نے دی ہے۔ لہٰذا میں جس چیز کا حکم دوں وہی دین ہے، اس کو تھام لو، اور جس سے روک دوں اس سے باز آجاؤ۔ چنانچہ اس سلسلہ میں عہد صحابہؓ کا ایک دلچسپ واقعہ ہے۔ بخاری کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی لعنت ہو گودنے والیوں اور گدوانے والیوں پر اور (سفید بال) نوچنے والیوں پر اور خوبصورتی کے لئے دانتوں کی جھریاں بنانے والیوں پر اور تخلیق خداوندی کو بدلنے والیوں پر۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس قول کی اطلاع بنی اسد کی ایک عورت کو پہنچی تو وہ آئی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے ایسی ایسی عورت پر لعنت کی ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ کے رسول نے جس پر لعنت کی ہے (اور جن کے احکام کی پابندی کی ہدایت اللہ کی کتاب میں موجود ہے انہوں نے لعنت کی) میں ایسی عورتوں پر لعنت کیسے نہ کروں۔ اس عورت نے کہا دونوں لوحوں کے درمیان جو کتاب موجود ہے میں نے وہ (ساری) پڑھی۔ اس میں تو کہیں مجھے نہیں ملا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے کتاب اللہ پڑھی ہی نہیں۔ اگر پڑھتی تو تجھے (یہ حکم) مل جاتا۔ کیا تو نے نہیں پڑھا کہ اللہ نے فرمایا ہے: ﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ﴾ عورت نے کہا کیوں نہیں (یہ آیت تو میں نے پڑھی ہے)۔ فرمایا تو اللہ کے رسولؐ نے (ایسا کرنے کی) ممانعت کردی ہے۔ وہ عورت بغاوت کرنے والی نہیں تھی جیسا کہ آج پوری دنیا میں عورتوں کو ایک باغیانہ کردار دے دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس نے ساتھ کوئی بحث ومباحثہ نہ کیا اور بات فوراً قبول کرلی۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو احرام کی حالت میں سلے ہوئے کپڑے پہنے دیکھا تو حکم دیا کہ یہ کپڑے اُتار دو۔ اس شخص نے کہا کہ آپ اس کے متعلق مجھے قرآن کی کوئی آیت بتا سکتے ہیں؟ جس میں سلے ہوئے کپڑوں کی ممانعت ہو۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہاں وہ آیت میں بتاتا ہوں۔ پھر یہی آیت وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ پڑھ کر سنادی۔ امام شافعیؒ نے ایک مرتبہ لوگوں سے کہا کہ میں تمہارے ہر سوال کا جواب قرآن سے دے سکتا ہوں، پوچھو جو کچھ پوچھنا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ ایک محرم نے زنبور (تتیا) مار ڈالا تو اس کا کیا حکم ہے؟ امام شافعیؒ نے یہی آیت وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ تلاوت کر کے حدیث سے اس کا حکم بیان فرمادیا۔ (قرطبی)

اس آیت کی تفسیر میں مولانا امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں: "یہاں رسول کا یہ درجہ جو واضح فرمایا گیا ہے کہ جو کچھ وہ دے وہ لے لو اور جس سے روکے اس سے رک جاؤ، اگرچہ اس کا ایک خاص محل ہے لیکن اس سے جو حکم مستنبط ہوتا ہے وہ بالکل عام ہوگا۔ یعنی زندگی کے ہر معاملے میں رسول کے ہر حکم ونہی کی بے چون وچرا تعمیل کی جائے گی۔ اس لیے کہ رسول کی حیثیت جیسا کہ قرآن میں تصریح ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیے ہوئے ایک واجب الاطاعت ہادی کی ہوتی ہے۔ فرمایا ہے:
﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ (النساء ۴:۶۴) (اور ہم نے نہیں بھیجا کوئی رسول مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے) گویا اس ٹکڑے کے دو مفہوم ہوں گے: ایک خاص، دوسرا عام۔ اپنے خاص مفہوم کے پہلو سے یہ اپنے سابق مضمون سے مربوط ہوگا اور اپنے عام مفہوم کے اعتبار سے اس کی حیثیت اسلامی شریعت کے ایک ہمہ گیر اصول کی ہوگی۔"

آگے فرمایا:

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝﴾

"اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔"

اللہ سے ڈرتے رہو۔ اُس کا تقویٰ اختیار کرو۔ اس لئے کہ اللہ کا تقویٰ سب سے بڑی متاع ہے۔ تقویٰ اللہ کی ناراضی سے ڈرنے کا نام ہے۔ جب آدمی کے دل میں یہ ڈر ہوتا ہے تو وہ طاعات پر آمادہ ہوتا اور معصیات سے بچتا ہے۔ اور جب دل تقویٰ سے خالی ہوتا ہے تو انسان اپنے لیے غلط روی کے راستے تلاش کرتا ہے، حیل وحجت کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کے فرمان کے الفاظ تو رہ جاتے ہیں، لیکن ان کی روح نکال دی جاتی ہے۔ جیسے بنی اسرائیل نے اصحاب سبت کے واقعہ میں کیا تھا۔ انہیں ہفتہ کے دن کاروبار سے روکا گیا تھا۔ جیسے آج مسلمانوں پر نماز جمعہ کی اذان (یعنی اذان ثانی) سے لے کر نماز کے ادا ہوجانے تک کاروبار دنیوی حرام ہے، اسی طرح ان کے لیے ہفتہ کے پورے دن دنیاوی کاروبار ممنوع تھا۔ مقصد یہ تھا کہ اس دن وہ اللہ کو یاد کریں، اللہ کی بندگی کریں، اللہ سے لو لگائیں، ذکر واذکار کریں۔ یہودیوں کی ایک بستی والوں کو جو مچھلیاں پکڑتے تھے، اللہ نے سبت کے حکم کے حوالے سے آزمائش میں ڈال دیا۔ چونکہ وہ ہفتہ دو دن مچھلیاں نہ پکڑتے تھے، لہٰذا اُس دن مچھلیاں ساحل کے قریب گھومتی پھرتی نظر آتی تھیں، یہ صورتحال اُن کے لئے موجب اضطراب ہوتی تھی۔ چنانچہ انہوں نے حیلہ نکالا کہ ہفتہ کے دن ساحل سمندر کے گرد گڑھے کھودتے تھے، اور پانی کو مچھلی سمیت اُن گڑھوں میں لے آتے اور شام کو پانی کی واپسی کا راستہ بند کردیتے تھے، تاکہ اب جو مچھلیاں اِدھر آگئیں وہ واپس نہ جاسکیں۔ اتوار کی صبح جا کر یہ مچھلیاں پکڑ لیتے تھے۔ اس حرکت پر جب ان سے کہا جاتا کہ اللہ کی نافرمانی نہ کرو، دین وشریعت کے ساتھ کیا مذاق کر رہے ہو۔ تو وہ کہتے کہ ہم نے اللہ کا حکم تو نہیں توڑا، ہم نے تو ہفتہ کو مچھلی کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔ ہم نے تو کوئی دنیوی کاروبار نہیں کیا۔ جب تقویٰ نہ ہو تو پھر اسی طرح کے حیلے نکالے جاتے ہیں۔ بہر کیف اللہ نے اس حیلہ گری کی سخت سزا دی، جس کا ذکر سورۃ الاعراف میں آیا ہے۔ جب دل میں تقویٰ ہوگا، تو پھر اس طرح کی حیلہ گری نہیں ہوگی بلکہ اللہ اور اُس کے رسول کی سچی اطاعت ہوگی۔ اور تقویٰ کی بڑی برکات ظاہر ہوں گی۔ اس لیے حکم دیا گیا کہ دیکھو اللہ سے ڈرو۔ ایک دن اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے۔ تم ایک دوسرے کے سامنے جواب دہ نہیں مگر اللہ کے سامنے ہر ایک کو جواب دینا ہے۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ تمہارے اندر کیا ہے اور پھر یہ بھی یاد رکھو کہ اللہ عذاب دینے میں بہت سخت ہے۔

نہ جا اُس کے تحمل پہ کہ بے ڈھب ہے گرفت اُس کی
ڈر اُس کی دیرگیری سے کہ سخت ہے انتقام اُس کا

[مرتب: محبوب الحق عاجز]

تنظیم اسلامی کا مؤقف جانئے!

تنظیم اسلامی کے شعبہ نشر واشاعت کی جانب سے حال ہی میں دنیا میں پیش آنے والے اہم واقعات پر امیر تنظیم اسلامی کے پالیسی بیان کے اجراء کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ رفقاء واحباب اس سلسلہ میں تازہ ترین پالیسی بیان میں جماعت اسلامی بنگلہ دیش کے رہنما عبد القادر ملا کی سزائے موت کے حوالے سے تنظیم کا مؤقف تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ

www.tanzeem.org

پر ملاحظہ کر سکتے ہیں

غیروں کی حکومت ہے ابھی

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

پاکستان کے مسلمانوں کے لئے خیر کی دعا دے کر مرحوم مشرقی پاکستان کے رضا کار جرنیل عبدالقادر ملاؒ نے بنام پاکستان شہادت کو گلے لگالیا۔ایک اور حسن البناءؒ، ایک اور سید قطبؒ اندھے، بہرے، گونگے انصاف کی بھینٹ چڑھ گیا۔ یہ پھانسی اصلاً بھارت نے اسلام اور پاکستانیت کو دی ہے۔حسینہ واجد بھارت کی ویسی ہی کٹھ پتلی ہیں جیسے کرزئی امریکہ کے۔عبدالقادر ملاؒ نے جس جرأت، استقامت کے ساتھ شہادت کا انتخاب کیا رحم کی اپیل کا انکار کرتے ہوئے، وہ اہل حق کی شاندار روایات کا اظہار ہے۔ترک عالم اختیار کوئے دوست! وہ تو اپنے عہد کو پورا کر گئے۔ مبارک ہو شہادت کی خلعتِ فاخرہ!

تمہی نے یہ دعویٰ کیا تھا زمیں پہ
کہ امر اُس کا ہوگا یہ جس کا جہاں ہے
تمہی نے یہ اعزاز پایا جبیں پہ
شہادت کا تمغہ جو اب گل فشاں ہے!

تاہم اس ظلم اور خون ناحق پر پاکستانی حکومت گونگے کا گڑ کھا کر بیٹھی رہی۔مرے تھے جن کے لیے وہ رہے وضو کرتے۔ جس فوج کے شانہ بشانہ لا الٰہ کی شناخت والے پاکستان پر ان رضا کاروں نے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیا اس نے بھی پلٹ کر نہ دیکھا! اسے وزارت خارجہ نے بنگلہ دیش کا اندرونی معاملہ قرار دے کہ منہ پھیرا۔ یہ بے رحمانہ بے اعتنائی بلوچستان کے لیے در پردہ کیا پیغام لیے ہوئے ہے؟ یہی کہ پاکستان کی حمایت کی حماقت کوئی نہ کرے؟ جبکہ جھوٹ، ظلم اور سیاسی انتقام پر مبنی ٹربیونل کی جماعت اسلامی کے ذمہ داران کو دی گئی سزاؤں کو اقوام متحدہ نے بھی انتقامی کارروائی قرار دیا تھا۔حتیٰ کہ بھارت کے انسانی حقوق کمیشن نے بھی اس کی مذمت کی۔ادھر پاکستان کو امریکہ و بھارت نوازی کا ہیضہ لاحق ہو گیا ہے، لہٰذ کچھ سجھائی نہیں دیتا۔ امریکی سیل سے چلنے والے مشینی دانشور اور بلاول میاں اس پر پہلے سے بغلیں بجا رہے ہیں۔ پاکستان میں علمائے حق اور جماعت اسلامی کو گھیرنے کی کوشش رہی۔

یہ عالمی دجالی ایجنڈوں کا حصہ ہے، اللہ کی کبریائی کا ڈنکا بجانے والوں پر زمین تنگ کرنا۔ بنگلہ دیش کی عدلیہ میں مصری عدلیہ کا عکس دکھائی دے رہا ہے۔انتظامیہ اور فوج کے ساتھ مل کر کفر کی آلۂ کاری۔ ایک جگہ بھارت اور دوسری جگہ امریکی غلامی۔ یہ وہی عدلیہ ہے جو مصر میں 21 خواتین (جن میں سے 7 نابالغ بچیاں تھیں) کو 11 سال قید کی سزا سناتی ہے۔جرائم۔۔۔؟ نہایت سنگین! ٹریفک روکنا، سکندریہ میں احتجاجی مظاہرے میں طاقت کا استعمال! حکومتی بلڈوزروں کے شہریوں کو روندنے اور گن شپ ہیلی کاپٹروں سے قتل عام کے مقابل ان خواتین کے جرائم دیکھیے (بعد ازاں یہ سزا واپس لینی پڑی)۔مصر کے نئے قانون (شاید وہ تحفظِ مصر آرڈیننس ہوگا) کے مطابق مظاہرے کرنا جمہوری، شہری حقوق میں سے نہیں ہے۔لہٰذا مظاہرے طاقت سے منتشر کرنے کا قانونی جواز دے دیا گیا ہے۔اب (خدانخواستہ) بلڈوزر چلے تو وہ قانونی ہوں گے! لاٹھی بھینس قوانین تمام مسلم ممالک میں اب لاگو ہوں گے۔یہی دجالی بگولا۔۔۔انگولا اور جمہوریہ وسطی افریقہ میں مسلمانوں کو نگل رہا ہے۔مسلم کشی کی آگ بھڑک رہی ہے۔ جمہوریہ وسطی افریقہ میں 45000 مسلمان بے گھر، بے در ہوائی اڈے پر بھوکے پیاسے خیموں میں بے یارو مددگار بلک رہے ہیں۔400 شہید کئے جا چکے ہیں۔ انگولا کی مساجد لال مسجد اور تعلیم القرآن والے حشر سے دوچار کی گئی ہیں۔

ادھر ہم بھارت اور امریکہ کے دوطرفہ دباؤ تلے دبے جا رہے ہیں۔اتنے نازک حالات میں وزیراعظم کا یہ فرمانا (بھارت کے نئے سفیر سے ملاقات کے دوران) کہ ہمیں تاریخ کا بھاری بوجھ (Baggage) مل جل کر پیچھے چھوڑنا ہوگا۔ بھارت دشمنی کی طویل تاریخ کا بوجھ تو پہلے ہی ایک طرف رکھ کر خشک دریاؤں، کشمیر پر ظالمانہ قبضے اور اب عبدالقادر ملاؒ کی شہادت پر منہ موڑ کر امن کی آشا میں کھوئے ہوئے ہیں۔ تاریخ کا 'بیگج' چھوڑنے پر ہی تو ہم کشکول بردار، دہی بڑوں کا بستہ اٹھائے جا رہے ہیں۔۔۔حالانکہ ؎

قوم کی تاریخ سے جو بے خبر ہو جائے گا
رفتہ رفتہ آدمیت کھو کے خر ہو جائے گا!

امریکی بوجھ ڈھوتے خر تو کبھی کے ہو چکے! کفر اپنی تاریخ سے چمٹا صلیبی جنگ لڑ رہا۔۔۔ ہندوتوا کی بات پر اڑا بیٹھا ہے۔ہم نصابوں سے کھرچ کھرچ کر اپنی نسلوں کو تاریخ، جغرافیے (مشرقی پاکستان) سے بے بہرہ کرنے پر تلے بیٹھے ہیں۔

پاکستان کو لاحق کرپشن، مہنگائی، بڑھتی بے روزگاری، کساد بازاری، لاپتگی کے روگ سے قطع نظر حکمرانوں کا غم یہ ہے کہ امریکہ بھیک دیتا رہے ہر قیمت پر۔۔۔اور وہ افغانستان چھوڑ کر نہ جائے۔ہم ابدالاباد تک نیٹو سپلائی جاری رکھ کر حرام کے ڈالر وصول کرتے رہیں۔ کچھ مال قبائلی پٹی میں ڈرون اور آپریشنوں کے عوض ملتا رہے۔ عوام گیس (بل) سے دم گھٹ کر مریں، بجلی (بل) کے شاک سے انتقال کر جائیں، لیکن سیاست دانوں، جرنیلوں، بیوروکریسی کی شہنشاہی سلامت رہے۔ نیٹو سپلائی کی بندش امریکہ سے بڑھ کر ان کے لیے تشویش کا باعث ہے۔تاہم پیمپروں والے کنٹینر بند ہو جانے پر ہمیں بھی تشویش ہے۔انہیں انسانی ہمدردی اور امریکی فوجیوں کے حقوق کی پاسداری اور خیر سگالی کے جذبے کے ساتھ جانے دیں۔اسلحہ، شراب، خنزیر کی بارہ سالہ سپلائی ہی کا گناہ اس قوم پر سے دھل جائے تو معجزہ ہے! رہی پاکستانی معیشت کی بحالی تو اس کے لیے مذکورہ بالا طبقات اشرافیہ کے چار ہزار ارب ڈالر یورپی بینکوں میں رکھے ہیں۔آئی ایم ایف کی بجائے ان سے قرضہ لے کر ہمارے سارے دلدر دور ہو سکتے ہیں۔ نیز اسرائیلی وزیراعظم سے کفایت شعاری سیکھیں جو نیلسن منڈیلا کے جنازے میں شرکت کے لیے نہیں گیا کہ 20 لاکھ ڈالر کا خرچ آئے گا۔ ہمارے شہ خرچوں سے پوچھا ہوتا جو۔۔۔'پلے نہیں دھیلا تے کردے منڈیلا منڈیلا' اس کی آخری رسومات پر جا پہنچے! یہ ہمارے بڑے وہ ہیں جن کا ایک ایک قدم ہزاروں میں پڑتا ہے۔ شاید اسی وجہ سے یہ کہا جاتا ہے '' آہستہ خرام بلکہ مخرام، زیرِ قدمت ہزار 'ڈالر' است! '' (آہستہ چلو بلکہ نہ چلو۔۔۔تمہارے ہر قدم تلے ہزار ڈالروں کا خرچا ہے۔۔۔ تصرف پر معذرت۔۔۔!)

اُدھر افتخار محمد چودھری ریٹائر ہوئے تو بہتوں نے سکھ کا سانس لیا۔ پاکستان نے ان کی بے پناہ محنت کے ہاتھوں جس واحد میدان میں نمبر ون ہونا تھا وہاں نمبر 4 ہو گیا۔ وہ ہے شہری انسانی حقوق کی پامالی۔ تاہم پاکستان انہونیوں کی سرزمین ہے۔ واقعات ہوتے ہیں۔۔۔ نہیں پتہ چلتا، کھوج لگتا کہ یہ ہوئے کیسے۔ مثلاً لال مسجد جامعہ حفصہ آپریشن کا حکم کسی نے نہیں دیا، خود ہی جل گئی۔ خودکار اسلحہ خود بخود چل گیا۔ (؟) تحقیقات نے بتایا سانحۂ راولپنڈی بھی اتفاقیہ تھا۔ سوئے اتفاق سے مسجد مارکیٹ جل گئی۔ لوگ شہید ہو گئے۔ بگٹی کو بھی قتل نہیں کیا گیا۔ (غار میں نمونیے سے فوت ہو گئے تھے؟)' لاپتہ افراد کبھی فوج کی تحویل میں نہیں رہے!!۔ یہ تو آسیب زدہ، جنات میں گھری کوئی بستی ہے جہاں ہزاروں افراد غائب ہو جاتے ہیں۔ یا لاشیں پراسرار طریقے سے پھینک دی جاتی ہیں۔ مل جائیں تو زندہ لاشیں (اڈیالہ جیل والے لاپتہ یاد کیجیے!) گردے فیل، ٹی بی سے گلے ہوئے، فاقہ زدہ۔ شک کی بنیاد پر انتقام کی بھینٹ چڑھنے والوں کے سربستہ راز اگلوانے، سلجھانے میں افتخار محمد چودھری صاحب ایڑی چوٹی کا زور لگا کر ریٹائر ہو گئے۔ اب ان مظلوموں کی داد رسی کا کیا سامان ہوگا۔ آنے والا وقت بتائے گا۔ یہ امریکی جنگ کے تحائف ہیں۔

حکیم اللہ محسود کی تعزیت کے لیے ملا عمر کی طرف سے بھیجا جانے والا وفد اور شہادت پر شدید ردعمل یہ واضح کیے دیتا ہے کہ جو تقسیم میڈیا اور دانشوروں نے خود ساختہ کر رکھی ہے وہ بے حقیقت ہے۔ طالبان ایک ہیں سرحد کے دونوں اطراف۔ امریکہ کے بعد کیا پاکستان ان سے نمٹ سکتا ہے؟ حالات بہت گھمبیر ہیں۔ امریکہ افغانستان میں ہمارا ایٹمی کمبل چرانے تک براجمان رہے گا۔ یہی اس کا ہدف ہے۔ خیرات کی چوسنی چھوڑیئے، قرضوں کے بغیر اپنی خودمختاری، آزادی اور سلامتی کی خاطر مل بانٹ کر اپنے کالے دھن سفید کر کے قوم کی ضروریات پر خرچ کیجیے۔ باہر بینکوں میں پڑا سارا مال ہم عوام کی امانت ہے! اسے لوٹایئے، تاکہ ہم امریکہ دوستی کے چنگل سے نکل سکیں، خود کفالت پا سکیں، سر اٹھا کر جی سکیں۔

ہم نے مانا کہ ہیں آزاد زمینوں کے حدود
نگہ و دل پہ تو غیروں کی حکومت ہے ابھی

☆☆☆

پاکستان کو لاحق کرپشن، مہنگائی، بڑھتی بے روزگاری، کساد بازاری، لاپتگی کے روگ سے قطع نظر حکمرانوں کا غم یہ ہے کہ امریکہ بھیک دیتا رہے ہر قیمت پر۔۔۔ اور وہ افغانستان چھوڑ کر نہ جائے۔ ہم ابدالاباد تک نیٹو سپلائی جاری رکھ کر حرام کے ڈالر وصول کرتے رہیں

گوشۂ خواتین

قابلِ رشک موت

شمائلہ مصطفیٰ، کراچی

سعودی عرب کے خوبصورت شہر ابھاء میں ابھی حال ہی میں ایک لڑکی کی شادی تھی۔ مغرب کی نماز کے بعد اس کا مقامی دستور کے مطابق سنگھار وغیرہ کیا گیا جیسا کہ دلہن کو سجایا جاتا ہے۔ اسی اثنا میں اس لڑکی نے عشاء کی اذان سنی۔ بالکل اسی وقت اس کی ماں نے آ کر بتایا کہ تیرا دولہا آ گیا ہے۔ مگر لڑکی نے نیچے جانے سے پہلے عشاء کی نماز پڑھنے کا فیصلہ کر لیا۔ لڑکی نے اپنی ماں سے کہا کہ میں وضو کر کے نماز پڑھنے لگی ہوں......! لڑکی کی ماں حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے بولی: ''کیا تم پاگل ہو؟ مہمان تمہیں دیکھنے کے لیے انتظار کر رہے ہیں اور تمہارے میک اپ اور بناؤ سنگھار کا کیا ہوگا؟ یہ تو سارا پانی سے ڈھل جائے گا، میں تمہاری ماں ہوں اور تمہیں نماز نہ پڑھنے کا حکم دیتی ہوں اور کہا'' واللہ! اگر تم نے ابھی وضو کیا تو میں تم سے ناراض ہو جاؤں گی!'' بیٹی نے کہا: ''اللہ کی قسم! میں بھی یہاں سے تب تک نہ جاؤں گی جب تک نماز ادا نہ کر لوں، میں کسی کو خوش کرنے کے لیے اپنے اللہ کی نافرمانی نہیں کر سکتی۔'' اس کی ماں نے کہا: ''مہمان تمہیں میک اپ کے بغیر دیکھ کر کیا کہیں گے؟ وہ تمہارا مذاق اڑائیں گے اور تم کسی کو بھی اچھی نہیں لگو گی...... ایسا کرنا، اپنے گھر جا کر بعد میں نماز پڑھ لینا۔'' لڑکی ماں کی بات سن کر مسکراتے ہوئے بولی: ''آپ اس لیے پریشان ہو رہی ہو کہ میں لوگوں کی نظر میں خوبصورت نہیں لگوں گی، لیکن میں تو اپنے پیدا کرنے والے کی نظر میں خوبصورت بننا چاہتی ہوں...... اور پھر آپ کیا میری زندگی کی ضمانت دے سکتی ہیں کہ میں دوسرے گھر جانے تک زندہ ہوں گی؟''

لڑکی نے وضو کیا، جس کی وجہ سے اس کا سارا میک اتر گیا، لیکن اسے میک اپ خراب ہونے کا کوئی افسوس نہیں تھا اور نہ لوگوں کے اچھا برا کہنے ہی کا کوئی خیال تھا، کیونکہ اسے لوگوں سے زیادہ اپنے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے سامنے سرخ رُو ہونا تھا۔ اس نے نماز شروع کی اور حالت سجدے میں وہ لطف پایا، جو بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ اسے تو پتا بھی نہیں تھا کہ یہ اس کی زندگی کا آخری سجدہ ہوگا! جی ہاں وہ لڑکی اسی وقت حالت سجدہ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملی۔ کیا خوبصورت اور قابل رشک موت تھی......! وہ اللہ کو قریب کرنا چاہتی تھی۔ اللہ عزوجل نے اسے اسی حالت سجدہ میں اپنے قریب کیا، جہاں ہر مسلمان اللہ کے قریب ترین ہوتا ہے۔ [بحوالہ العربیہ نیوز نیٹ]

ذرا سوچئے! اگر ہم میں سے کوئی اس لڑکی جگہ ہوتی تو کیا کرتی۔ یقیناً نماز کو ہی مؤخر کیا جاتا کہ بعد میں آرام سے پڑھ لیں گے، مگر جسے آخرت کی فکر ہے اور جسے معلوم ہے کہ زندگی نہایت بے اعتبار شے ہے اور اس کے آنے والے ایک پل کا بھی بھروسا نہیں ہے، تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آنے پر کبھی نماز مؤخر نہیں کرے گی، الاّ یہ کہ کوئی شرعی عذر ہو۔ یہ کتنی افسوسناک بات ہے کہ نہایت چھوٹے چھوٹے عذر کی وجہ سے ہم نماز جیسی اہم ترین عبادت کو مؤخر کر دیتے ہیں، اور کبھی تو وقت نکل جاتا ہے اور نماز قضا تک ہو جاتی ہے۔ سوچئے، کیا ہم اس طرح نادانستگی میں نماز کی اہمیت کم نہیں کر رہے۔ اللہ ہمیں سمجھ عطا فرمائے اور اپنی محبت نصیب فرمائے اور ایسی شان دار موت نصیب فرمائے۔ آمین

[ماخوذ: ''خواتین کا اسلام'' مرسلہ: قاضی عبدالقادر، کراچی]

☆☆☆

قائداعظم کس کے کہنے پر پاکستان آئے؟

نعیم احمد

شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کے مطابق جن دنوں وہ حیدر آباد دکن میں حدیث نبویؐ پر کام کر رہے تھے تو متعدد بار قائداعظم نے ان سے پیغامات اور خط و کتابت کے ذریعے ملنے کی کوشش کی لیکن وہ قائداعظم کو مغربی تعلیم یافتہ تصور کرتے ہوئے نظر انداز کرتے رہے۔ نہ تو پیغام اور خطوط کا جواب بھیجا اور نہ ان کی ملاقات کی خواہش ہی کا کوئی خاطر خواہ جواب دیا۔ ایک رات حضور اکرم ﷺ شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کو خواب میں شرف ملاقات بخشتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ: ''ہمارا ایک امتی آپ سے ملنا اور راہنمائی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ آپ بمبئی جائیں اور ان سے ملاقات کریں۔'' مولانا شبیر احمد عثمانیؒ سب کچھ چھوڑ کر اپنی پہلی فرصت میں بمبئی پہنچتے ہیں اور قائداعظم کے در دولت پر پہنچتے اور ملازم کو اپنی آمد اور قائداعظمؒ سے ملاقات کی خبر دیتے ہیں۔ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اندر تشریف لاتے ہیں تو قائداعظم کو ''سراپا انتظار'' دیکھتے ہیں۔ پھر دونوں عاشقان رسول ﷺ کے درمیان مندرجہ ذیل ''مکالمہ'' ہوتا ہے۔

قائداعظم: ''حضور والا! میں مسلسل آپ کو پیغامات اور خطوط ارسال کرتا رہا اور آپ سے ملاقات اور رہنمائی کا متمنی رہا تو آپ نے توجہ نہیں فرمائی لیکن جب ''آپ'' (حضور اکرم ﷺ) کا حکم ہوا ہے تو تشریف لائے ہیں۔''

شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ: ''کیا آپ کو بھی حضور سرور دو عالم ﷺ کی ''بشارت'' ہوئی ہے؟''

قائداعظم: ''میں تو آپؐ کے ارشاد کے مطابق ہی آپ سے ملاقات کے لئے کوشش کرتا رہا ہوں۔''

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ: ''کیا یہ سچ ہے۔''

قائداعظم: ''یہ حقیقت ہے۔''

اس مکالمے کے بعد دونوں ''عاشقان رسول ﷺ'' ملاقات کرتے ہیں۔ مختلف امور زیر بحث آتے ہیں لیکن سب سے اہم مسئلہ ''سفید بنیا'' اور ''سیاہ بنیا'' سے آزادی حاصل کرنا اور مملکت خداداد پاکستان کا قیام تھا۔ چنانچہ تفصیلی ملاقات اور تبادلہ خیالات کے بعد شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے قائداعظم کو ہر ممکن تعاون اور رہنمائی کا یقین دلایا۔

قائداعظم اور حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کے مذکورہ بالا بیانات سے اس مملکت خداداد کا روحانی پہلو اظہر من الشمس ہو جاتا ہے۔ قیام پاکستان کی تحریک میں برصغیر کی تمام مشہور و معروف روحانی درگاہوں سے وابستہ مشائخ عظام نے قائداعظم کی پکار پر لبیک کہا تھا اور اپنے مریدین اور عقیدت مندوں کو حکم صادر فرمایا تھا کہ وہ حصول پاکستان کے لئے اپنا تن من دھن نثار کر دیں۔

1969ء میں پراجیکٹ ہائی سکول منگلا میں قائداعظم ڈے پر سکول کی بزم ادب نے منگلا ڈیم آرگنائزیشن کے پی آر او سید محمد ادریس شاہ (متوفی 1995ء) کو بطور مہمان خصوصی مدعو کیا تھا۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ قائداعظم کے ایک نہایت قریبی ساتھی تھے جنہوں نے ایک مجلس میں جہاں میں بھی موجود تھا، یہ واقعہ سنایا تھا۔ جب قائداعظم انگلستان سے مستقل طور پر بمبئی (بھارت) آ گئے تو میں آپ سے ملاقات کے لئے گیا۔ قائداعظم گہری سوچ میں غرق تھے۔ مجھے دیکھ کر فرمایا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ علامہ اقبالؒ نے مجھے بلایا، جب کہ کچھ کا خیال ہے کہ لیاقت علی خان مجھے لے کر آئے۔ بے شک ان دونوں حضرات کا بھی کچھ نہ کچھ حصہ ہے، لیکن اصل بات جو مجھے یہاں لائی کچھ اور ہی ہے جو میں نے آج تک کسی کو نہیں بتائی۔ تمہیں اس شرط پر بتانا چاہتا ہوں کہ میری زندگی میں اسے ظاہر نہیں کرو گے کیونکہ لوگ بات کا بتنگڑ بنا دیتے ہیں۔ جب میں نے انہیں یقین دلایا کہ ایسا ہی ہو گا تو انہوں نے فرمایا: ایک رات میں لندن میں اپنے کمرے میں سو رہا تھا کہ ایک جھٹکے سے میری آنکھ کھل گئی۔ میں پھر سو گیا۔ دوسرا جھٹکا تیز تھا۔ پس میں اٹھا اور دروازہ کھول کر باہر کا جائزہ لیا اور یہ اطمینان کر کے کہ سب ٹھیک ہے، آ کر سو گیا۔ تیسرے جھٹکے نے مجھے جھنجوڑ کر رکھ دیا۔ میں اٹھ کر بستر پر بیٹھ گیا۔ میرا کمرہ خوشبو سے مہک رہا تھا اور میں کسی کی موجودگی محسوس کر رہا تھا۔

میں نے کہا: Who are you?

جواب آیا:

"I am your prophet Muhammad (pbuh.)

I have come to ordain you to leave for india & guide muslims there in their Freedom movement. I am with you. Finally you will emerge successful Insha-allah."

یہ سن کر میں نے جواب دیا:

Thank you my holy prophet (pbuh).

اس واقعہ کے بعد جتنی جلدی ممکن ہو سکتا تھا میں مستقل طور پر بمبئی آ گیا۔

مصنف و مؤلف کتاب ہذا نے اس واقعہ سے یہ تین نتائج اخذ کئے ہیں:

1 قائداعظم محمد علی جناح قدس سرہ کی بلند بختی کی انتہا ہے، یہ خواب نہیں ہے بلکہ آپ بیداری میں حضرت رسول اللہ ﷺ کے ارشاد عالیہ کی سماعت فرما رہے ہیں اور عین ممکن ہے دیدار بھی کر رہے ہوں (بات بہت پرانی ہو چکی ہے، کوشش بسیار کے باوجود قائداعظم کے ان دوست کا نام معلوم نہ ہو سکا۔)

2 ہندو اور انگریز کی بے پناہ رکاوٹوں اور مخالفت کے باوجود قائداعظم کو اپنے مشن میں کامیابی کا سو فیصد یقین تھا کیونکہ امام الانبیاء ﷺ آپ کو کامیابی کی نوید سنا چکے تھے۔ ایسا ہی ہوا۔ تمام رکاوٹیں دھری کی دھری رہ گئیں اور بظاہر ناممکن حالات کے باوجود پاکستان معرض وجود میں آ گیا۔

3 ڈائیلاگ اور گفتگو انگریزی میں ہوئی تو اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔ حضور نبی آخر الزمان ﷺ قیامت تک کے لئے نبی ہیں۔ آپ کے امتی ہزار ہا قسم کی زبانیں بولتے ہیں۔ یہ بھی آپ کا زندہ معجزہ ہے کہ آپؐ کا جو امتی آپؐ سے جس زبان میں گفتگو کرتا ہے آپ اسی کی زبان میں اس کو جواب مرحمت فرماتے ہیں۔ (سیرت النبیؐ بعد از وصال النبیؐ جلد سات کا واقعہ نمبر 312) مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا۔ آخر میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں

(''زیارت نبی ﷺ بحالت بیداری'' مصنف محمد عبدالمجید صدیقی ایڈووکیٹ مطبوعہ فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور)

(بشکریہ روزنامہ ''نوائے وقت'' 9 نومبر 2013ء)

☆ ☆ ☆

جنرل صاحب نے یہ کیا کہہ دیا!

اوریا مقبول جان

میڈیا کے کیمرے اس سیمینار میں نہیں تھے۔ اسلام آباد کے سرد موسم میں دسمبر کی ایک صبح مشہور زمانہ لال مسجد اور مرحوم جامعہ حفصہ کے قریب ایک ہوٹل کے زیر زمین ہال میں شہر کے لوگوں کا جمِ غفیر تھا۔ تنظیم اسلامی نے دہشت گردی کے سد باب کے عنوان سے ایک مذاکرے کا اہتمام کیا تھا۔ دو مقررین کا تعلق پاکستان کے قبائلی علاقے سے تھا اور وہ ملک کے انتظامی ڈھانچے کے اہم ستون یعنی بیوروکریسی کے اعلیٰ ترین عہدوں پر فائز رہ چکے تھے۔ ایک ایاز وزیر تھے جن کا تعلق شمالی وزیرستان سے ہے، خیبر لاء کالج پشاور سے وکالت کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد وہ سول سروس کے امتحان میں کامیابی حاصل کرتے ہوئے محکمہ خارجہ سے منسلک ہوئے۔ وہ اپنی محکمے میں افغان امور کے ماہر تصور ہوتے تھے۔ افغانستان میں اس زمانے میں پاکستان کے سفیر تھے جب امریکی اور پاکستانی حکام طالبان کو یہ سمجھانے میں مصروف تھے کہ امریکہ کے سامنے جھک جاؤ۔ دوسرے رستم شاہ مہمند جو پاکستان کی سول سروس یعنی ڈی ایم جی سے تعلق رکھتے تھے۔ خیبر ایجنسی اور جنوبی وزیرستان میں پولیٹیکل ایجنٹ، شمالی و جنوبی وزیرستان کے کمشنر اور افغان مہاجرین کے کمشنر رہنے کے بعد پاکستان کے سیکرٹری داخلہ رہے۔ افغانستان اور قبائلی امور پر مہارت کی وجہ سے انہیں سول سروس سے ریٹائرمنٹ کے بعد افغانستان میں پاکستان کا سفیر مقرر کیا گیا۔ تیسرے مقرر پرویز مشرف کے دستِ راست ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل شاہد عزیز تھے۔ افغانستان پر امریکی حملے کے وقت وہ چیف آف جنرل سٹاف کے عہدے پر متمکن تھے، ایک ایسا عہدہ کہ جب اس ملک سے افغانوں پر حملہ کرنے کے لیے مکمل مدد فراہم کی جا رہی تھی، اس عہدے کی آنکھیں ان تمام واقعات کی گواہ بنتی رہیں۔ دسمبر 2003ء سے اکتوبر 2005ء تک وہ لاہور کے کور کمانڈر رہے اور ریٹائرمنٹ کے بعد نیب کے چیئرمین بنے۔ یوں تو اس دور میں بہت سے لیفٹیننٹ جنرل رہے لیکن اپنے ضمیر کی خلش سے بے قرار ہو کر اور خاموشی توڑ کر کتاب صرف لیفٹیننٹ جنرل شاہد عزیز نے لکھی۔ اس کتاب میں لکھا جانے والا سچ اس قدر کڑوا تھا کہ اس نے بھونچال کھڑا کر دیا۔ ان کی کتاب ''خاموشی کہاں تک'' پر بہت عرصہ اخباروں اور ٹیلی ویژن کے ٹاک شوز میں تبصرہ ہوتا رہا۔ پرویز مشرف نے غصے میں لال بھبھوکا ہوتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا کہ شاہد عزیز کا دماغ چل گیا ہے۔

اس سیمینار میں قبائلی امور کے باقی دونوں ماہرین اور خود قبائلی پس منظر رکھنے والے اعلیٰ بیوروکریٹس

> **سیمینار میں جنرل شاہد عزیز نے ایک حیران کن انکشاف کیا کہ ''سوات میں امن معاہدہ حکومت اور فوج نے امریکہ کے دباؤ پر توڑا اور اس کا الزام طالبان پر لگا دیا''**

نے بہت سی ایسی باتیں کی جنہیں اس ملک کا میڈیا بیان نہیں کرتا اور شاید مدتوں نہیں کرے گا۔ سیمینار میں جنرل شاہد عزیز نے ایک حیران کن انکشاف کیا اور یہ ایسی حقیقت ہے جسے سوات کا بچہ بچہ جانتا ہے لیکن نہ میڈیا پر نشتر ہوتی ہے اور نہ ہی اسے کوئی سیاست دان، دانشور یا تبصرہ نگار بیان کرنے کی جرأت کرتا ہے۔ جنرل شاہد عزیز نے، جو اپنی لکھی ہوئی تحریر پڑھ رہے تھے اور جس کی ریکارڈنگ تنظیم اسلامی کے پاس موجود ہے اور ہو سکتا ہے چند دنوں کے بعد وہ ان کی ویب سائٹ پر بھی موجود ہو، کہا: ''سوات میں امن معاہدہ حکومت اور فوج نے امریکہ کے دباؤ پر توڑا اور اس کا الزام طالبان پر لگا دیا''۔ یہ فقرہ ایسا تھا جس سے پورے کا پورا ہال سناٹے میں آ گیا۔ اس فقرے کی گونج میں اگر ہم میڈیا پر گزشتہ پانچ سال کی گرجتی برستی آوازوں اور دانشوروں کے قلم سے نکلے ہوئے زہر خند جملوں کو یاد کریں تو یوں لگتا ہے کہ کئی سال پوری کی پوری قوم ایک جھوٹ کے الاؤ میں جلتی رہی۔ پاکستان کی پوری سیاسی قیادت، جو سوات آپریشن کے وقت برسرِاقتدار تھی، میں سے کسی بیان یا ٹی وی پر تبصرہ نکال کر دیکھ لیں، ایسے لگے گا جیسے یہ لوگ امن کی فاختائیں اڑا رہے تھے اور طالبان کی طرف سے انہیں ذبح کر دیا جاتا تھا۔ یہ اس قدر صابر تھے کہ انہوں نے امن کی ہر کوشش کی لیکن اسے طالبان نے تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔ اس سوال کا جواب تو جنرل شاہد عزیز ہی دے سکتے ہیں کہ فوج کی ایسی کیا مجبوری تھی کہ وہ امن جو مذاکرات کی میز پر وقوع پذیر ہو گیا تھا، اسے ایک فوجی آپریشن میں کیوں بدل دیا گیا جس کے آج تک ہم زخم چاٹ رہے ہیں۔ آج بھی دبی دبی آوازیں سوات کے بازاروں میں سنائی دیتی ہیں اور صرف ایک وقت کا انتظار ہے کہ جب قصبوں، محلوں اور دیہاتوں میں سنائی جانے والی کہانیاں میرے ملک کے طول و عرض میں بیان ہونے لگیں گی۔ پھر کوئی معافی، غلطی کا کوئی اعتراف ان زخموں کو مندمل نہ کر سکے گا۔

اس سارے کھیل تماشے میں جو تھیٹر میڈیا پر سجا اور آج بھی سجا ہوا ہے، اس نے قوم کو نفسیاتی مریض بنایا ہوا ہے۔ آج بھی دلیل یہ دی جاتی ہے اور کتنے زور و شور سے دی جاتی ہے کہ طالبان پر بھروسا کیسے کریں، وہ تو سوات میں معاہدے کر کے توڑ دیتے ہیں۔ طالبان کو جس طرح میڈیا میں گالی بنایا گیا وہ صرف سوات کے امن معاہدے کے ایک واقعے سے نہیں بلکہ اس میڈیا نے ہر اس قتل کو طالبان کے کھاتے میں ڈال کر دکان سجائی جو کہیں کسی اور جگہ بھی ہوتا رہا۔ سوات ہی کی مشہور گلوکارہ غزالہ جاوید جب اپنے باپ کے ہمراہ قتل ہوئی تو کتنے دن میڈیا یہ ماتم کرتا رہا کہ شدت پسندی اور طالبان کی سوچ نے اس خوبصورت گلوکارہ کی جان لے لی۔ ابھی سوات میں لڑکی کے کوڑوں والی جعلی ویڈیو ٹی وی کی سکرین پر نہیں آئی تھی کہ اس سے تقریباً دو ہفتے قبل ایک پروگرام میں انسانی

حقوق کی ترجمان ثمر من اللہ نے کہا کہ دیکھنا کچھ عرصے بعد ایک ویڈیو سامنے آنے والی ہے جو طالبان کی حقیقت آشکار کردے گی۔

اکثر یہ سوال اٹھتا ہے کہ آخر طالبان سے اس قدر دشمنی کیوں ہے؟ اس ملک میں اور بھی تو شدت پسند گروہ بستے ہیں۔ شناختی کارڈ دیکھ کر قتل کرنے والے تو بلوچستان میں بھی ہیں۔ قتل و غارت کا بازار گرم کرنے والے تو کراچی میں بھی کسی کو چین سے بسنے نہیں دیتے۔ ایسی ایسی بوری بند لاشیں برآمد ہوتی ہیں کہ جن کی ہڈیوں میں ڈرل سے سوراخ کیا گیا ہوتا ہے، ناخن کھینچے گئے ہوتے ہیں۔ ان کے لواحقین پر کیا گزرتی ہوگی جب وہ یہ لاشیں دیکھ کر سوچتے ہوں گے کہ ان کے پیاروں نے زندگی کے آخری لمحے کس اذیت سے گزارے ہوں گے۔ پھر بھی میڈیا پر صرف ایک ہی شدت پسند گروہ کے ''ترانے'' کیوں گائے جاتے ہیں۔ یہ مرض بہت پرانا ہے، یہ حربہ اور ہتھکنڈا بہت پُر اثر ہے اس لئے کہ اس کا ہدف طالبان نہیں اسلام ہوتا ہے۔ مشرق وسطیٰ کی عرب ریاستوں میں سے اکثریت پر گزشتہ نصف صدی سے سیکولر ڈکٹیٹر برسراقتدار تھے۔ ان کا اسلام یا اس کے اصول زندگی سے دور دور کا بھی واسطہ نہ تھا لیکن دنیا بھر کے اخبارات یا ٹیلی ویژن پروگرام اٹھالیں، انہیں سیکولر ڈکٹیٹر نہیں مسلمان ڈکٹیٹر کہا جاتا تھا۔ کسی نے جرمنی کے ہٹلر، سپین کے فرانکو یا فلپائن کے مارکوس کو آج تک عیسائی ڈکٹیٹر نہیں کہا اور نہ ہی لکھا۔ اسلام کو اور مسلمانوں کو ہدف بنا کر جس قدر تسکین دنیا بھر کے میڈیا اور میرے ملک کے ''عظیم'' دانشوروں کو ہوتی ہے اس کا اندازہ آپ صرف کسی نیوز روم میں بیٹھ کر لگا سکتے ہیں، وہ نیوز روم جہاں کسی دھماکے، قتل، اغوا یا ایسے کسی جرم کی خبر آ چکی ہو اور ٹیلی ویژن پر چل بھی رہی ہو تو متلاشی نظریں اور کان بے چینی سے انتظار کر رہے ہوتے ہیں، تجسس میں ایک دوسرے سے سوال کیے جاتے ہیں: ''طالبان نے ذمہ داری قبول نہیں کی ابھی تک؟ پتہ تو کرو، عالمی میڈیا کو دیکھو، کسی ویب سائٹ پر ڈھونڈو'' اور اگر ذرا بھی تار مل جائے تو پھر دیکھیں اگلے چوبیس، اڑتالیس یا بہتر گھنٹے کی نشریات کے لیے موضوع مل جاتا ہے۔ خبر چلاؤ اور رگڑ دو شرعی قوانین کو، اسلام شرعی تعلیمات کو اور خود اسلام کو۔

ڈاکٹر رفیع الدین فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام

ڈاکٹر محمد رفیع الدین (مرحوم) کی معروف کتاب

قرآن اور علمِ جدید

کا ساتواں ایڈیشن شائع ہو کر منظر عام پر آ گیا ہے

کتاب کا موضوع

''قرآن اور علم جدید'' ڈاکٹر صاحب کی ایک معرکۃ الآراء تصنیف ہے جو در حقیقت علامہ اقبال کی کتاب ''خطبات'' ہی کے سلسلے کی ایک دوسری کامیاب کاوش ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے ناقابل تردید حقائق، دلائل اور مثالوں سے ان تمام فلسفوں اور نظریات کے تار و پود بکھیر دیئے ہیں جن کی بنیاد پر آج تک مختلف ممالک میں نظام ہائے حکومت قائم رہے ہیں۔

☆ عمدہ طباعت ☆ خوبصورت ٹائٹل کور ☆ اعلیٰ جلد بندی

☆ 583 صفحات ☆ قیمت 650 روپے

ڈاکٹر محمد رفیع الدین (مرحوم) کی درج ذیل تصانیف بھی دستیاب ہیں:

(1) Ideology of the Future — Price: Rs.500/-

Price: Rs.500/-

(قرآن اور علم جدید کا انگریزی ترجمہ)

ہول سیلرز، پبلشرز اور بک سیلرز کے لیے خصوصی تعارفی قیمت

ملنے کا پتہ: **ڈاکٹر رفیع الدین فاؤنڈیشن**

36-K، ماڈل ٹاؤن، لاہور، فون: 042-35074598

ڈسٹری بیوٹر: پروگریسو بکس، اردو بازار، لاہور، فون: 042-37352795

دعائے مغفرت کی اپیل

- حلقہ جنوبی پنجاب کی تنظیم ممتاز آباد کے رفیق ماسٹر محمد افضل حق کے چھوٹے بھائی بقضائے الٰہی وفات پا گئے
- حلقہ جنوبی پنجاب کی تنظیم ملتان شمالی کے رفیق ناصر انیس خان کی چچی صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئیں
- حلقہ سکھر کے مبتدی رفیق امام دین کھوسو گھر میں گھس آنے والے ڈاکوؤں کی فائرنگ سے جاں بحق ہو گئے
- تنظیم اسلامی پشاور شہر کے ناظم تربیت انجینئر یوسف علی اور ملتزم رفیق عبدالوحید کے والد صاحب وفات پا گئے
- مرکز تنظیم اسلامی گڑھی شاہو لاہور کے ڈرائیور محمد الیاس کے سسر وفات پا گئے

اللہ تعالیٰ مرحومین و مرحومات کی مغفرت فرمائے۔ رفقاء و احباب سے بھی دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

کمپیوٹر پروگرامر کی ضرورت ہے

مرکز تنظیم اسلامی گڑھی شاہو، لاہور میں Microsoft Access کی پروگرامنگ میں مہارت رکھنے والے رفیقِ تنظیم کی ایک project کے لئے کُل یا جزوقتی خدمات درکار ہیں۔

برائے رابطہ : 36316638-042-36366638

اشاریۂ مضامین ہفت روزہ 'ندائے خلافت' 2013ء

مرتب: فرید اللہ مروت

سال 2013ء کے دوران میں مجموعی طور پر ندائے خلافت کے 50 شمارے شائع ہوئے۔ ان شماروں میں مختلف عنوانات کے تحت جو مضامین، تحریریں اور تنظیم اسلامی کی دعوتی و تربیتی سرگرمیوں کی رپورٹیں شائع کی گئیں، ذیل میں ان کا مفصل اشاریہ پیش کیا جا رہا ہے۔ اشاریہ کے ہر موضوع کی ابتدا میں موجود ہندسہ نمبر شمار نہیں، شمارہ نمبر ہے۔ (ادارہ)

سرورق کے منتخب شہ پارے

سرورق کے صفحۂ اوّل پر مشاہیر کی تحریروں سے اخذ کردہ منتخب شہ پاروں کی فہرست

1	نعرۂ تکبیر	پروفیسر سید محمد سلیم
2	معجزۂ کردار؟	سید اسعد گیلانی
3	قانون ابتلا آج بھی نافذ ہے	صدر الدین اصلاحی
4	سراپا رحمت	سید اسعد گیلانی
5	سرچشمۂ ہدایت	مولانا ابوالحسن علی ندوی
6	جامع ترین انقلاب	ڈاکٹر اسرار احمد
7	معاشی توازن کا اہتمام	سید اسعد گیلانی
8	پاکستان کی اصل اساس!	ڈاکٹر اسرار احمد
9	اپنی حیثیت پہنچانئے!	صدر الدین اصلاحی
10	حق کا مرکزی نکتہ	صدر الدین اصلاحی
11	خطرناک فتنہ	ڈاکٹر محمد رفیع الدین
12	قانون الٰہی	میاں محمد افضل
13	نسلوں کی بربادی؟	عطاء الرحمٰن اخوانی
14	مسلمانوں کے سفرِ عمل کا پہلا قدم	سید عباس حامی مدراسی
15	اصل دہشت گرد کون؟	شعیب تنولی
16	قیام پاکستان اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ	مطیع اللہ محمود
17	دو راستے؟	صدر الدین اصلاحی
18	محاسبۂ نفس	سید ابوالاعلیٰ مودودی
19	حضور اکرم ﷺ کی دعوت توحید!	سید اسعد گیلانی
20	مسلمانانِ پاکستان! مہلت کہیں ختم نہ ہو جائے!	ڈاکٹر اسرار احمد
21	میثاق رکنیت آل انڈیا مسلم لیگ	ادارہ
22	اسلام: بندوں کی بندگی سے آزادی کا اعلان	سید قطب شہید
23	انسانیت کے دشمن!	سید قطب شہید
24	یہ غفلت آخر کب تک!	مولانا ابوالکلام آزاد
25	مروّجہ نظاموں کا سرچشمہ: جاہلیت	سید قطب شہید
26	تین فتنے	محمد نواز
27	دعوت دین کے ساتھ آپ کا رویہ	حکیم محمود احمد سرو سہانپوری
28	روزہ اور تقویٰ	ڈاکٹر اسرار احمد
29	قوت ارادی کی تربیت	مولانا امین حسن اصلاحی
30	روزہ: احساس بندگی کی تازگی کا ذریعہ	سید ابوالاعلیٰ مودودی
31	روزہ اور ضبطِ نفس	شاہ ولی اللہ
32	عید الفطر: روحانی رفعتوں پر شکر کا موقع	پروفیسر مولانا خلیل احمد نوری
33	دشمن نہیں بدلتے!	سید قطب شہید
34	دھوکے فریب کی انتہا!	سید قطب شہید
35	پاکستان کی بقا اور اس کی نظریاتی بنیاد	سید ابوالاعلیٰ مودودی
36	مشرق وسطیٰ: تیسری عالمی جنگ کا میدان؟	ڈاکٹر اسرار احمد
37	عالمی نظامِ خلافت: نقطۂ آغاز پاکستان ہوگا!	ڈاکٹر اسرار احمد
38	صبر سے کام لو!	سید ابوالاعلیٰ مودودی
39	قربانی کی اصل روح؟	ڈاکٹر اسرار احمد
40	نفس پرستیوں کو ذبح کر دو!	مولانا ابوالکلام آزاد
41	اسلام کی انقلابی دعوت کا اثر!	مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری
42	قیامت کی نہایت اہم چھوٹی نشانیاں	امین محمد جمال الدین
43	دین فطرت، دین قیم	علامہ محمد اقبال
44	اسلام کا رشتہ!	مولانا ابوالکلام آزاد
45	آزمائش تربیت کا ذریعہ ہے	استاد فتحی یکن
46	داعیان دین اور قوت مدافعت!	استاد فتحی یکن
47	فیصلے کی گھڑی	ظفر محمود
48	خوفِ خدا سے رونا	مفتی محمد شفیع
49	نور خدا کے دشمن	ڈاکٹر اسرار احمد
50	احیائے اسلام کی شرط لازم	ڈاکٹر اسرار احمد

الھدیٰ اور فرمان نبوی ﷺ

اس سال ''الھدیٰ'' کے تحت بانیٔ تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد کے درس قرآن کے سلسلہ میں سورۃ یوسف کی آیت 69 سے سورۃ الحجر آیت 25 تک ترجمہ و تشریح شائع ہوئی۔
''فرمان نبویؐ'' کے تحت مختلف موضوعات و عنوانات سے متعلق احادیث نبویؐ شائع کی گئیں۔

اداریہ

حالات حاضرہ پر ادارے کی طرف سے تحریر کردہ اداریوں کی تفصیل۔

[زیادہ تر اداریے تنظیم اسلامی کے ناظم نشر و اشاعت جناب ایوب بیگ مرزا نے تحریر کئے۔]

1	انتہائی پسندیدہ قوم؟ (بھارت کو پسندیدہ قوم قرار دینا)	ایوب بیگ مرزا
2	فساد فی الارض! (عالم اسلام پر حملے)	〃
3	امن کا تماشا؟ (پاکستان میں امن وامان کی صورتحال)	〃
4	اے کاش! (علامہ طاہر القادری کا لانگ مارچ)	〃
5	نبی اکرم ﷺ کی شانِ رحمت	حافظ عاکف سعید
6	پاکستان اور 217 ڈالر والا ملک (پاکستان کی حالت)	ایوب بیگ مرزا
7	مالی: سفید فام بربریت کا اگلا نشانہ	〃
8	پاکستان کا مستقبل اور ہماری سیاسی قیادت	〃
9	کوئٹہ پھر لہولہان (ہزارہ کمیونٹی نشانہ پر)	〃
10	پاکستان کا منظر نامہ!	فرقان دانش خان
11	پاکستان ایک جراسک پارک؟ (ملک میں امن وامان کی صورتحال)	ایوب بیگ مرزا
12	نگران سیٹ اپ؟ (جمہوری حکومت کی تکمیل)	〃
13	''ایک اور این آر او؟ (مسلم لیگ (ن) اور امریکا کے درمیان)	ایوب بیگ مرزا
14	اسلامی جمہوریہ پاکستان کا سیکولر نصاب تعلیم	〃

15	نگرانوں کی نگرانی کون کرے گا؟	ایوب بیگ مرزا
16	نظریۂ پاکستان اور سیکولر عناصر	〃
17	عدل اور صرف عدل: (عدل کی اہمیت)	〃
18	دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو (پرویز مشرف کی حالت)	〃
19	ذٰلِکَ یَوْمُ التَّغَابُن (آخرت کی جوابدہی کا خوف)	〃
20	تبدیلی؟ (بذریعہ انقلاب یا جمہوریت)	〃
21	پس چہ باید کرد؟! (انتخابات کے بعد صورتحال)	〃
22	پاکستان کے دو بڑے مسئلے (داخلی و خارجی مسائل)	〃
23	امریکا اور چین کی پاکستان دوستی؟	〃
24	اب تم ہی کہو کیا کرنا ہے؟ (انتخابات میں دینی جماعتوں کی پوزیشن)	〃
25	معاشی غلامی سے نجات کیونکر ممکن ہے؟	〃
26	ہم نے خود جلایا ہے یہ آشیانہ (قائداعظم ریذیڈنسی جلانے کا واقعہ)	〃
27	فطرت افراد سے اغماض بھی کر لیتی ہے (پرویز مشرف موضوع بحث)	〃
28	مصر میں فوجی بغاوت کا سبق	〃
29	امریکا اور امت مسلمہ	〃
30	موسم اچھا، پانی وافر، مٹی بھی زرخیز (ماہ رمضان المبارک)	محبوب الحق عاجز
31	بھارت سے تعلقات! لیکن......	ایوب بیگ مرزا
32	عید آزاداں یا عید محکوماں (عید الفطر کے موقع پر)	〃
33	گاؤ پرست کی گاؤ خور کو للکار (بھارت کی دھمکی)	〃
34	وزیراعظم کا قوم سے خطاب!	〃
35	شہ رگ (مسئلہ کشمیر)	〃
36	امریکا کا شام پر حملہ؟	〃
37	صرف ایک اے پی سی اور! (اسلامی نظام کے لئے)	〃
38	پاکستان کے ایٹمی پروگرام کی مخالفت کیوں؟	محبوب الحق عاجز
39	چرچ پر حملہ: ایک سوچی سمجھی کارروائی!	ایوب بیگ مرزا
40	مصر کی صورتحال اور تنظیم اسلامی کا منہج؟	
41	اس درد کی کوئی دوا بھی ہے؟	فرقان دانش خان
42	منطقی انجام (عالم اسلام کے حکمران اور عوام)	ایوب بیگ مرزا
43	تشیع الفاحشۃ (فحاشی اور بے حیائی)	
44	کیا امریکا پاکستان کو آخری ضرب لگانے کو ہے؟	〃
45	دہشت گردی کی روک تھام کیسے ممکن ہے۔	〃
46	امریکا کا اعلانِ جنگ اور حکومتی رویہ	
47	مرگ بر......؟ (جوہری پروگرام پر ایران کا عالمی طاقتوں سے معاہدہ)	〃
48	خطے کی بدلتی ہوئی صورت حال اور ہمارا داخلی انتشار	
49	کیا 16 دسمبر پھر آیا چاہتا ہے؟! (سقوط ڈھاکہ)	〃
50	یہ کون تھا؟ کس کا خون بہا؟	〃

بیا بہ مجلس اسرار

اس عنوان کے تحت بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد ؒ کی کتابوں سے منتخب اقتباسات شائع ہوئے۔

2	آزمائش ناگزیر ہے؟
3	امت کا فرض منصبی
7	رسول اللہ ﷺ کے لئے اظہارِ دین کیوں ضروری تھا؟
12	مکافات کا قانون الٰہی
13	عائلی زندگی اور مساوات مرد و زن کا فریب؟
20	کل روئے ارضی پر اللہ کا دین غالب آئے گا! ان شاء اللہ
22	ضبط نفس کا اسلامی تصور

23	کشاکش: عملی تربیت کا موثر ترین ذریعہ
24	نفس کے خلاف جہاد
27	صیام و قیام رمضان کا مقصد
29	روزہ اور اکل حلال
33	جاگیرداری نظام کا خاتمہ کیسے ہو؟
41	انقلابی تربیت کا نبویؐ منہاج
44	اجتماعِ جمعہ - رہ گئی رسم اذاں......
45	فیصلہ کیجئے!
50	سرمایہ داری نہیں، سرمایہ کاری

منبر و محراب

"منبر و محراب" ندائے خلافت کا مستقل سلسلہ ہے۔ اس عنوان کے تحت امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید کے خطاب جمعہ کی اور ان کی لاہور میں عدم موجودگی کی صورت میں خطاب نہ ہونے کی بنا پر کسی اور ذمہ دار کے خطاب کی تلخیص دی جاتی ہے۔ 2013ء کے دوران شائع ہونے والے ان خطابات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1	مایا کیلنڈر اور قیامت کی پیشین گوئیاں	حافظ عاکف سعید
2	مرتے وقت کی آرزو، جو پوری نہ ہوگی	〃
3	اعمال صالحہ میں وزن کیونکر پیدا ہوتا ہے؟	〃
5	روز قیامت انسان کے احساسات	〃
6	طالب اور مطلوب دونوں گئے گزرے ہیں	〃
7	توحید، رسالت اور آخرت	〃
8	اتباع رسول ﷺ	ڈاکٹر عارف رشید
9	مسلمانوں کے لئے راہ عمل	حافظ عاکف سعید
10	امت مسلمہ کا اصل مشن اور ہمارا طرز عمل	〃
11	نوع انسانی پر قرآن مجید کے احسانات	انجینئر حافظ نوید احمد
12	دین حق کا اصل تقاضا	رحمت اللہ بٹر
13	"تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے"	حافظ عاکف سعید
14	ہر چیز جو اس زمین پر ہے فنا ہو جانے والی ہے	〃
15	جنت اور اس کی نعمتیں	〃
16	دائیں ہاتھ والے، بائیں ہاتھ والے!	〃
17	توحید اور آخرت کی صداقت پر دلائل	〃
18	پھر کیا تم اس کلام سے بے اعتنائی برتتے ہو؟	〃
19	نظریۂ پاکستان: علامہ اقبال اور قائداعظم کی نگاہ میں	انجینئر حافظ نوید احمد
20	تسبیح باری تعالیٰ: معنی و مفہوم	حافظ عاکف سعید
21	صفات باری تعالیٰ	〃
22	ایمان اور انفاق	〃
23	یقین قلبی اور انفاق فی سبیل اللہ	〃
24	میدان حشر کا ایک منظر: مومنین اور منافقین کا مکالمہ	〃
25	راہ نفاق کے سنگ ہائے میل	〃
26	میاں صاحب! دستوری منافقت اور سود کا خاتمہ کیجئے!	〃
27	حیات دنیا کی حقیقت	رحمت اللہ بٹر
28	سلوک قرآنی کا اصل الاصول: انفاق	حافظ عاکف سعید
29	حیات دنیا کا دھوکا	〃
30	ماہ رمضان المبارک کے فضائل	〃
31	جنت کی طرف مسابقت اور تسلیم و رضا کی ترغیب	〃
32	قیام عدل و قسط	حافظ عاکف سعید
33	یوم آزادی: نظریۂ پاکستان اور خود احتسابی؟	〃

نمبر	عنوان	مصنف
34	عیدالفطر اور امت مسلمہ	حافظ عاکف سعید
35	رسولوں کا مقصد بعثت	
36	غزوۂ احد اور موجودہ حالات میں ہمارے لئے راہنمائی	
37	سلسلۂ نبوت و رسالت۔ چند اہم مباحث	〃
38	”ظہار“ اور اس کے احکام	〃
39	سب سے زیادہ خسارے والے کون؟	رحمت اللہ بٹر
40	منافقین کا کردار اور انجام	حافظ عاکف سعید
41	سرگوشیاں تو شیطان کی حرکات ہیں	〃
42	قربانی: سنت ابراہیمؑ	〃
43	شیطان کے لشکری اور ان کا کردار	〃
44	اللہ کی پارٹی اور اس کا کردار و اعزاز	〃
45	یہود و نصاریٰ سے دوستی کی ممانعت	〃
46	شہید اور حقیقتِ شہادت	〃
47	فحاشی و عریانی کا طوفان اور ہماری بے حسی	〃
48	غزوۂ بنی نضیر	〃
49	مال فے کا حکم	〃
50	اطاعت رسول ﷺ کی اہمیت	〃

کارِ تریاقی

کارِ تریاقی عامرہ احسان صاحبہ کے کالم کا مستقل عنوان ہے۔ اس عنوان کے تحت اس سال مختلف موضوعات پر اُن کے درج ذیل کالم شائع کیے گئے۔

نمبر	عنوان	مصنف
1	کرسمس اور نیو ایئر	عامرہ احسان
2	تیرے پاس وہ ساماں بھی ہے	〃
4	دشمن کے پرستار	〃
6	”از جمال مصطفیٰؐ بیگانہ کرد“	〃
7	کیا تیاری ہے؟	〃
8	فرنگیوں کا فسوں	〃
9	احیائے امت کی تیاری	〃
10	از خواب گراں خیز (ڈرون حملے)	〃
11	سامان ہزار آزار (ملک میں دہشت گردی)	〃
12	پرواز میں کوتاہی	〃
13	لے آئے اے خدا یہ مرے رہبر کہاں	〃
14	زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن	〃
15	تیری خودی میں اگر انقلاب ہو پیدا	〃
16	مٹی کے چراغ	〃
17	اور یقین فتح یاب	〃
18	دین گاہ اور لنڈے کا گلا سڑا نظام	〃
19	شرح درد دل!	〃
20	خالی ہے نیام	〃
21	تعمیر نو کا چیلنج	〃
22	جذبۂ کامل درکار ہے	〃
23	اس کی امیدیں قلیل اس کے مقاصد جلیل!	〃
24	کڑے فیصلوں کا چیلنج	〃
25	عوام کے حقوق کی بازیابی	〃
26	یقین محکم عمل پیہم	〃
27	فلک دیکھ فضا دیکھ	〃
28	رحمت کی نظر چاہیے	〃

نمبر	عنوان	مصنف
30	معرکہ ہائے روح و بدن	عامرہ احسان
31	دل بیدار پیدا کر	〃
32	اغیار سے یہ خوف، یہ دشمن سے مروّت؟	〃
33	چلے چلو کہ وہ منزل ابھی نہیں آئی	〃
34	نیل کے ساحل سے لے کر......	〃
35	سینوں میں شرر جاگ اٹھے	〃
36	آخری فتح مری ہے مرا ایمان ہے یہ	〃
37	یہ ایک سجدہ......	〃
38	اب یا کبھی نہیں!	〃
40	بجلیاں بھی پناہ دیتی ہیں	〃
41	کیا کسی اور تباہی کی ضرورت ہے ابھی؟	〃
42	پھر ان داستانوں کی ضرورت ہے	〃
43	دیکھ کے چل کہتے رہیں گے	〃
44	خدا بچائے......	〃
45	امن، ایمان اور سلامتی	〃
46	قرابت حسینؓ کی	〃
47	یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا	〃
48	وہ بھی دیکھے تجھے	〃
49	وہی ہے چال بے ڈھنی	〃
50	غیروں کی حکومت ہے ابھی	〃

خلافت فورم

نمبر	عنوان	مصنف
1	انتخابات اور مذہبی جماعتیں	ایوب بیگ مرزا
2	پاک ایران گیس پائپ لائن منصوبہ اور امریکی عزائم	مشاہد حسین سید، ایوب بیگ مرزا
3	لانگ مارچ کیا رنگ لائے گا؟	ڈاکٹر غلام مرتضیٰ، ایوب بیگ مرزا
4	بھارت کی پاکستان دشمنی:	جناب حافظ محمد سعید، ایوب بیگ مرزا
5	کیا بھارت کو پسندیدہ ترین ملک قرار دیا جائے؟	ایوب بیگ مرزا
6	نبئ رحمت ﷺ کی رحمۃ للعالمینی کے مظاہر	حافظ عاکف سعید، ایوب بیگ مرزا
7	پاکستان کی سیاسی صورتحال!	ایوب بیگ مرزا
8	مالی میں مسلمانوں کا قتل عام؟	ڈاکٹر غلام مرتضیٰ، ایوب بیگ مرزا
9	ویلنٹائن ڈے اور اسلامی تعلیمات	ڈاکٹر عبدالسمیع، اعجاز لطیف
10	طالبان سے مذاکرت: کیا حکومت سنجیدہ ہے؟	سراج الحق، ایوب بیگ مرزا
11	گوادر پورٹ اور گیس پائپ لائن معاہدہ	ایوب بیگ مرزا
12	فرقہ واریت یا منظم دہشت گردی؟	امیر العظیم، ایوب بیگ مرزا
13	مذہبی منافرت کا ذمہ دار کون؟	ایوب بیگ مرزا
14	حلف کی پاسداری اور ہمارے سیاستدان	نذیر احمد غازی، ایوب بیگ مرزا
15	سیاسی تجزیہ اور ووٹر کے لئے راہنمائی؟	ایوب بیگ مرزا
16	نگران حکومتوں کا دائرہ کار؟	نذیر احمد غازی، ایوب بیگ مرزا
17	دستور کی دفعات 63,62 اور سیکولر عناصر کا مؤقف؟	نذیر احمد غازی، ایوب بیگ مرزا
22	الیکشن 2013ء میں بے ضابطگیاں......	ڈاکٹر غلام مرتضیٰ، ایوب بیگ مرزا
23	بدلتا ہوا کراچی اور ایم کیو ایم کی تطہیر	سلمان غنی، ایوب بیگ مرزا
24	حقوق العباد	انجینئر نوید احمد، اعجاز لطیف
25	دینی جماعتوں نے الیکشن میں کیا کھویا، کیا پایا؟	ایوب بیگ مرزا
26	ڈرون گرانے کے دعوے اور نئی حکومت؟	مواحد حسین، ایوب بیگ مرزا
27	بجٹ 14-2013 حقائق کیا ہیں؟	ڈاکٹر ابراہیم مغل، ایوب بیگ مرزا
28	پرویز مشرف پر غداری کا مقدمہ	سابق جسٹس نذیر احمد غازی، ایوب بیگ مرزا
29	دہشت گردی کا طوفان اور عمران فاروق قتل کیس	ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، ایوب بیگ مرزا

30	مصر کی صورتحال اور دینی جماعتوں کے لئے سبق	ڈاکٹر غلام مرتضیٰ، ایوب بیگ مرزا
31	ممبئی حملے اور بھارت کا مکروہ چہرہ	رضوان الرحمن رضی، ایوب بیگ مرزا
32	برما کے مظلوم مسلمان اور عالمی ضمیر کی بے حسی؟	مولانا عبدالرؤف فاروقی، ایوب بیگ مرزا
33	رمضان ٹرانسمیشن: دین کے ساتھ سنگین مذاق	رضوان الرحمن رضی، پروفیسر غالب عطا
34	کنٹرول لائن پر کشیدگی، بھارتی فوج اور میڈیا	ڈاکٹر غلام مرتضیٰ، ایوب بیگ مرزا
35	وزیر اعظم کا خطاب: حقائق کے آئینے میں	ڈاکٹر محمد ابراہیم مغل، ایوب بیگ مرزا
36	مصر کی سنگین صورت حال: لمحہ فکریہ	عبدالغفار عزیز، ایوب بیگ مرزا
37	شام پر متوقع امریکی حملہ اور عالمی امن	سجاد میر، ایوب بیگ مرزا
38	آل پارٹیز کانفرنس......توقعات وخدشات	ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، ایوب بیگ مرزا
39	جنسی درندگی......اصل اسباب!	
40	پشاور میں دہشت گردی اور مذاکرات کا مستقبل؟	ڈاکٹر غلام مرتضیٰ، ایوب بیگ مرزا
41	سزائے موت کے قانون کی معطلی کا فیصلہ	جسٹس نذیر احمد غازی، ایوب بیگ مرزا
43	ایم آئی ملالہ؟	پروفیسر غالب عطا، ایوب بیگ مرزا
44	سیمور کے انکشافات اور پاک امریکا تعلقات	ایوب بیگ مرزا
45	حکیم اللہ کی شہادت اور طالبان سے مذاکرات	سید منور حسن، حافظ عاکف سعید
46	دہشت گردی کی تعریف اور روک تھام	ڈاکٹر غلام مرتضیٰ، ایوب بیگ مرزا
47	شیعہ سنی مفاہمت......مگر کیسے؟	حافظ عاکف سعید
48	ڈرون حملوں کی تباہ کاریاں	حافظ داؤد خان وزیر، ایوب بیگ مرزا
49	امریکا اور ایران کا اصل روپ؟	اوریا مقبول جان، ایوب بیگ مرزا

مسلم ہیروز

یہ کالم تنظیم اسلامی کے نائب ناظم نشرواشاعت فرقان دانش خان مرتب کرتے رہے۔ اس عنوان کے تحت اسلامی تاریخ کی نامور شخصیات کی سیرت وسوانح اور کارناموں کا مختصر بیان ہوا۔

1	حضرت سلمان فارسی ؓ (II)	فرقان دانش
2	حضرت امام ابوحنیفہؒ	〃
3	حضرت امام مالکؒ	〃
5	حضرت امام شافعیؒ	〃
6	امام احمد بن حنبلؒ	〃
7	حضرت امام بخاریؒ	〃
8	حضرت امام مسلمؒ	〃
9	حضرت امام غزالیؒ	〃
10	حضرت امام ابن تیمیہؒ	〃
11	امام عبداللہ بن مبارکؒ	〃
12	سلطان صلاح الدین ایوبیؒ (I)	〃
13	سلطان صلاح الدین ایوبیؒ (II)	〃
14	فاتح اندلس: طارق بن زیادؒ	〃
15	سلطان محمد فاتحؒ	〃
16	سلطان محمود غزنویؒ	〃
18	سلطان ٹیپوؒ	〃
19	سلطان شہاب الدین غوری (I)	〃
20	سلطان شہاب الدین غوری (II)	〃
21	شیر شاہ سوری	〃
22	سلطان قطب الدین ایبک	〃
23	ابن الہیثم: ایک نامور مسلم سائنسدان	〃
24	البیرونی	〃
25	جابر بن حیان	〃
26	بوعلی سینا	〃
27	ابوالقاسم ابن عباس زہراوی	فرقان دانش
28	حکیم ابونصر محمد فارابی	〃
29	علامہ ابن خلدون	〃
30	ابن بطوطہ: عظیم مسلمان سیاح	〃
31	شیخ سعدی شیرازیؒ	〃
32	مولانا محمد جلال الدین رومی	〃
33	سید جمال الدین افغانی	〃
34	امام حسن البناء شہیدؒ	طاہر آفاقی
36	سید قطب شہیدؒ	فرقان دانش
38	مجدد الف ثانیؒ	〃
39	حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ	〃
40	سید احمد شہیدؒ	〃
41	شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ	انجینئر مختار فاروقی
43	علامہ محمد اقبالؒ	فرقان دانش
44	سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ	〃
45	ڈاکٹر اسرار احمدؒ	〃
47	بانیٔ پاکستان: قائد اعظمؒ	〃

سازشیں اغیار کی

(اسلام کے خلاف صلیبی، صہیونی تاریخی گٹھ جوڑ کا احوال)

30	آفریں! بنی اسرائیل آفریں	غلام خیر البشر فاروقی
31	صہیونی ونصرانی خیرسگالی کا پہلا تحفہ	〃
32	ہمفرے کا بناوٹی شیخ الاسلام سے مکالمہ	〃
33	مسلمانوں کو حقیقی اسلام سے دور رکھو اور ان کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھاؤ	〃
34	اسلامی دنیا کو کمزور کرنے کے عملی راستے	〃
35	مسلمانوں کی قوت وطاقت توڑنے کے دیگر اصول (I)	
36	مسلمانوں کی قوت وطاقت توڑنے کے دیگر اصول (II)	
38	اسلام کے خلاف صہیونی وصلیبی منصوبہ بندی پر تبصرہ (I)	
39	اسلام کے خلاف صہیونی وصلیبی منصوبہ بندی پر تبصرہ (II)	
49	سولہویں صدی کی ''صہیونی نصرانی تحریک''	

حالات حاضرہ

2	مصر میں دستور کی منظوری	محمد سمیع
4	الطاف حسین کا ڈرون حملہ؟	وسعت اللہ خان
6	دھرنوں کے اس موسم میں	اوریا مقبول جان
	اصلی دہشت گرد کون؟	شعیب تنولی
	فحاشی وعریانی کا طوفان	مولانا زبیر احمد صدیقی
7	اسلامی انقلاب کے تقاضے اور ڈاکٹر طاہر القادری!	محمد نذیر یٰسین
	ایک فحش تہوار کی ترویج کیوں؟	راحیل گوہر
9	غلامیٔ نسواں، اسرائیل اور سیکولر میڈیا	طاہر آفاقی
10	اصلاح معاشرہ، وقت کا اہم تقاضا	راحیل گوہر
13	منافقت	اوریا مقبول جان
18	مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے!	اوریا مقبول جان
20	وقت کا اصل تقاضا: دینی ودنیوی تعلیم کی وحدت	پروفیسر حافظ محمد اشرف
	ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات	سابق جسٹس نذیر احمد غازی
21	پاکستان پر امریکی ڈرون حملوں کے خلاف عالمی ردعمل	محمد سمیع
23	کیا میاں صاحب اپنے گناہ کا کفارہ ادا کریں گے؟	انصار عباسی

	کراچی میں قتل وغارت کون روکے گا؟	گیاہ ضعیف
24	میاں صاحب! اللہ اور رسول ﷺ سے جنگ بند کیجئے!	ضمیر اختر خان
	پتہ منزل کا دے ہم ورنہ میر راہ بدلیں گے!	سابق جسٹس نذیر احمد غازی
26	عافیہ صدیقی کا پیغام مریم نواز کے نام؟	ضمیر اختر خان
28	دوحہ مذاکرات: نورِ حق شمع الٰہی کو بجھا سکتا ہے کون!	محبوب الحق عاجز
33	شام کا بحران اور تیسری عالمی جنگ؟ (I)	بلال خان
34	شام کا بحران اور تیسری عالمی جنگ؟ (II)	بلال خان
	مصر جدید اسلامی ریاست کا خواب!	محمد سلیم قریشی
35	شام کا بحران اور تیسری عالمی جنگ! (III)	بلال خان
38	مروجہ اسلامی بنکاری؟	اوریا مقبول جان
39	معیشت دانوں کے علمی گورکھ دھندے؟	اوریا مقبول جان
40	نواز ممنوہن ملاقات، لینے نہیں، دینے والے والے بنو؟	محبوب الحق عاجز
42	ملالہ اور اس کے پروموٹرز؟	اوریا مقبول جان
44	ملالہ یوسفزئی سے عافیہ صدیقی تک	رفیق چودھری
	کون ہے، کوئی ہے؟ کوئی تو ہو!	اوریا مقبول جان
45	میز کی دوسری طرف	جاوید چودھری
46	سانحۂ راولپنڈی جامعہ تعلیم القرآن	خطیب مفتی امان اللہ
	قانون میں چھوٹے بڑے کی عدم تمیز کا دعویٰ	محبوب الحق عاجز
47	ڈرون حملے، دھرنا، دل لرزتا ہے حریفانہ کشاکش سے تیرا	محبوب الحق عاجز
	سوال تو ریاست کے اسلامی یا غیر اسلامی ہونے پر اٹھنا چاہیے	محمد نذیر یٰسین
49	حب الوطنی کا ''جرم''	محمد سمیع

دین ودانش

1	مذہبی جوش وجذبہ؟	شرجیل عالم
4	مقام شہادت	انجینئر مختار فاروقی
8	جدا ہو دیں سیاست سے تو......!	انصار عباسی
9	اسلام اور سیاسی قوت!	شاہد بخاری
12	تقویٰ؟	ام الیاس
	سلام کو رواج دیجئے؟	بنت اسرار
13	غصہ: ایک خطرناک اخلاقی برائی	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
15	حضرت ابوبکر صدیقؓ: خلیفۂ رسول اللہ ﷺ	احمد علی محمودی
	تربیت اولاد کی ذمہ داری میں مسلمان عورت کی غفلت	بنت اسرار
17	سالار صدق وفا صدیق اکبرؓ	مفتی توصیف احمد
	دعوت حق کی اہمیت	فرید اللہ مروت
18	داعی الی اللہ کے چند اوصاف	فرید اللہ مروت
20	حسن اخلاق	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
27	مریض کا روزہ !	ڈاکٹر آصف محمود جاہ
28	روزے کے احکام؟	فرید اللہ مروت
	رمضان کے روزے نظم کلام کی روشنی میں	حافظ محمد مشتاق ربانی
29	رمضان، روزہ اور خوشبو	امجد رسول امجد
30	رمضان: کوتاہیاں اور ذمہ داریاں!	انور یوسف
31	روزہ، احساس بندگی اور اطاعت	مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ
	رمضان المبارک کے سلسلے میں حدود اللہ کا تحفظ	حافظ محمد مشتاق ربانی
32	عید الفطر: اللہ کی نعمتوں پر شکرانے کا جشن	مولانا محمد امین اثری
35	حجاب: میرا وقار، میرا افتخار	ڈاکٹر سمیہ راحیل قاضی
37	اگر شرم وحیا رخصت ہو جائے!	تورا کینہ قاضی
38	حج بیت اللہ اور اس کی حکمتیں	فرید اللہ مروت
39	اسلام اور قربانی	فرید اللہ مروت
	زبردست سے حسن سلوک؟	حافظ محمد مشتاق ربانی
40	عید الاضحی کی قربانی اور اس کا اجر وثواب	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
42	نماز باجماعت کا باقاعدگی سے اہتمام کیجئے	انجینئر حافظ نوید احمد

اسوہ وسیرت

3	غزوۂ حنین میں کامیابی کی وجوہات	حافظ محمد مشتاق ربانی
4	فیضان انقلاب محمدی ﷺ	صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی

یادرفتگاں

1	پروفیسر غفور احمد کی رحلت	
3	عمل پیہم کی تابناک مثال......حیات قاضی حسین احمدؒ	انجینئر حافظ نوید احمد

فکر وطن

1	کراچی کیوں جل رہا ہے؟	محمد سمیع
2	کیا پاکستان غلط بنا تھا؟	انجینئر حافظ نوید احمد
14	اور اب پاکستان کا نظام تعلیم!	یاسر محمد خان
19	کیا عقل ودانش کا یہ تقاضا ہے؟	محمد فہیم
21	بانیان پاکستان کیسا پاکستان چاہتے تھے؟	ابو اکرام
36	پاکستان میں انسداد سود کی رکاوٹیں اور حکومتی کردار؟	
49	حکومت کا سودی قرض پروگرام اور سود کی شاعت	سید عبدالوہاب شیرازی
	تحریک طالبان پاکستان کا موقف	

تنظیم وتحریک

4	نصاب تزکیہ: انقلاب، جہاد، غلبۂ دین	ضمیر اختر خان
17	دینی جماعتیں اور جمہوریت کی چوسنی	اوریا مقبول جان
19	مروجہ سیاست اور تنظیم اسلامی	مرکز تنظیم اسلامی
26	تنظیم اسلامی کے مدرسین کے لئے ہدایات	سید عبدالوہاب شاہ
32	پیغام عید	امیر تنظیم اسلامی
37	جمہوریت، الیکشن اور خلافت	ضمیر اختر خان
41	اسلامی انقلاب کے لئے احتجاجی تحریک کا راستہ (مکالمہ)	ایوب بیگ مرزا
49	تنظیم اسلامی کی انسداد فحاشی مہم	محمد رشید عمر

متفرق مضامین

1	مغربی معاشرہ، مذہب دشمنی اور سول سوسائٹی کا تصور	طاہر سلیم مغل
3	علماء میں اتحاد اور ہماری کوششیں	مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی
	نشہ کا زہر؟	راحیل گوہر
8	بھارت بالآخر تاریخ کی زد میں!	رفیق چودھری
12	حویلی کا راز	شبیر احمد
21	بنجارہ	تورا کینہ قاضی
22	دو بڑے جھوٹ اور امت مسلمہ	طاہر آفاقی
25	بلاد الشام اور امن عالم؟	بلال خان
	کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے!	عبدالمجید چغتائی
	لباس کی فضیلت اور فیشن کے خرافات	شازیہ اسرائیل چودھری
36	ممنون حسین کی پوری قوم ممنون ہوگی اگر......	محمد سمیع
42	سزائے موت پر پابندی	جمیل الرحمٰن عباسی

صفحہ	عنوان	مصنف
	انصاف کا راستہ	بلال خان
	افغان پالیسی کے اثرات، منوجی کا فلسفہ اور اقبال؟	رفیق چودھری
43	فیس بک: فوائد ونقصانات اور احتیاطی تدابیر	حماد الرحمٰن
45	یکساں نظام تعلیم کیوں ضروری ہے؟	عتیق الرحمٰن صدیقی
46	امیر المجاہدین ملا محمد عمر مجاہد کا پیغام	
50	جنرل صاحب نے یہ کیا کہہ دیا!	اوریا مقبول جان
	قابل رشک موت	شائلہ مصطفےٰ
	قائداعظم کس کے کہنے پر پاکستان آئے؟	نعیم احمد

نظمیں

صفحہ	نظم	شاعر	مرسلہ
2	نظام زمانہ بدل دو!	قابل اجمیری (مرحوم)	قاضی عبدالقادر
4	مقصد حیات	ڈاکٹر محمد شاہین سعد خان	
7	آج جو بھولے بستہ میرا	شاہد حفیظ	
11	چلا قافلہ!	ضرار محمود	قاضی عبدالقادر
13	بغاوت	کوثر نیازی	قاضی عبدالقادر
18	پاکستان کا مطلب کیا: لا الٰہ الا اللہ	خان بہادر	
	حسن سیرت کے بغیر	مسعود جاوید	قاضی عبدالقادر
19	بیادِ ڈاکٹر اسرار احمدؒ	یاسر عرفات	
26	مال تجارت	نعیم صدیقی	قاضی عبدالقادر
27	میرے دل میں تو ہی تو ہو	مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ	مولانا شیخ رحیم الدین
29	تو آئے تو ڈالر!	نعیم صدیقی	قاضی عبدالقادر
30	اے نیل کی موجو!	نعیم صدیقی	قاضی عبدالقادر
31	ایک سوال چار جواب	نعیم صدیقی	قاضی عبدالقادر
34	انقلابی توحید	نعیم صدیقی	قاضی عبدالقادر
43	نعت	حسن نثار	فرقان دانش
44	پھر ایک کارواں لٹا	نعیم صدیقی	قاضی عبدالقادر
48	سنا ہے جنگلوں کا بھی کوئی دستور ہوتا ہے	زہرہ نگاہ	
49	یہ کون تھا؟ کس کا خون بہا؟	نعیم صدیقی	قاضی عبدالقادر

سیمینار

صفحہ	عنوان	مصنف
36	”پاکستان کی منزل: اسلام کا نظام عدل اجتماعی ...... مگر کیسے؟“	وسیم احمد
37	”مصر کی سنگین صورتحال: ایک لمحہ فکریہ“	فرقان دانش

خصوصی رپورٹ

صفحہ	عنوان	مصنف
5	تنظیم اسلامی کے سالانہ اجتماع کی مکمل روداد	محبوب الحق عاجز
8	تنظیم اسلامی کا سالانہ اجتماع	خورشید خان، مالاکنڈ
9	”اسلامی اور سیاسی قوت“ کے موضوع پر ایک تقریب میں محترم ڈاکٹر ابصار احمد کا خصوصی خطاب	شاہد بخاری
16	تنظیم اسلامی حلقہ خواتین کا سالانہ اجتماع	اہلیہ شیخ رحیم الدین
24	تنظیم اسلامی حلقہ لاہور کے زیر اہتمام پروگرام ”دینی جماعتوں نے الیکشن میں کیا کھویا کیا پایا“	فرقان دانش خان
27	رجوع الی القرآن کورس کی اختتامی تقریب اور طلبہ کے تاثرات	
27	انسداد سود کے حوالے سے مزید پیش رفت اور کارروائی	عبداللہ

تنظیم اسلامی کی دعوتی و تربیتی سرگرمیاں

صوبہ پنجاب

صفحہ	عنوان	مصنف
1	تنظیم اسلامی جاتلاں حلقہ گوجر خان کے زیر اہتمام تعارفی پروگرام	غلام سلطان
2	حلقہ سرگودھا کے زیر اہتمام ایک روزہ تربیتی و دعوتی اجتماع کی روداد	رفیق تنظیم
3	ناظم کوٹ ادو کا دورہ کھی ونگ (تونسہ شریف)	کریم بخش بزدار
6	تنظیم اسلامی گوجر خان کے زیر اہتمام ایک روزہ خصوصی پروگرام	غلام سلطان
8	تنظیم اسلامی سیالکوٹ جنوبی کی شب بیداری	اعجاز عنصر
13	تنظیم اسلامی حلقہ لاہور کے زیر اہتمام دعوتی پروگرام	سید حامد اللہ
16	حلقہ لاہور ڈویژن کے زیر اہتمام قصور میں ایک روزہ دعوتی پروگرام	ابو سعد عبداللہ
18	پنجاب شمالی کے زیر اہتمام سہ ماہی اجتماع	عبدالرؤف
	حلقہ پنجاب شرقی کے زیر اہتمام سہ ماہی تربیتی کورس	رفیق تنظیم
19	امیر حلقہ پنجاب جنوبی کا خانیوال بار کونسل سے خطاب	شوکت حسین انصاری
20	حلقہ پنجاب شمالی کے زیر اہتمام سیمینار کا انعقاد	محمد یاسر
	حلقہ پنجاب شرقی کی دعوتی سرگرمیاں	عابد حسین
21	حلقہ پنجاب شمالی کا سہ ماہی اجتماع	عبدالرؤف
	حلقہ لاہور کے زیر اہتمام ایک روزہ دعوتی و تربیتی دورہ	شکیل احمد
22	مرکز گوجرانوالہ میں امیر محترم کا خطاب عام	حافظ عاصم قاسمی
	مقامی تنظیم ملتان شہر کا مشترکہ شب بیداری پروگرام	شوکت حسین انصاری
23	حلقہ لاہور ڈویژن کے زیر اہتمام ایک روزہ دعوتی و تربیتی پروگرام	ابو مصباح
26	ملتان: عظمت قرآن اور استقبال رمضان پر خصوصی خطاب	شوکت حسین انصاری
	تنظیم اسلامی ملتان شہر کے زیر اہتمام جہانیاں میں دعوتی پروگرام	شہریار
	لاہور: برما میں مسلم نسل کشی کے خلاف تنظیم اسلامی کا احتجاجی مظاہرہ	محمد یونس
31	حلقہ گوجرانوالہ میں ایک روزہ تربیتی پروگرام	خادم حسین
	ڈیرہ غازی خان میں امیر حلقہ جنوبی پنجاب کا درس قرآن	شوکت حسین انصاری
32	سانگلہ ہل میں قرآن فہمی کلاس کا آغاز	معتمد حلقہ فیصل آباد
	مسجد النور باغ والی لاہور میں فہم دین پروگرام	ابو مصباح
33	ٹوبہ ٹیک سنگھ میں درس قرآن کی خصوصی نشست	شوکت حسین انصاری
	سیالکوٹ جنوبی کے زیر اہتمام استقبال رمضان پروگرام	اعجاز عنصر
34	حلقہ لاہور شرقی کے زیر اہتمام دورۂ ترجمہ مع تراویح کے اجتماعات	محمد فرقان اقبال
35	ڈاکٹر آصف قرآن کمپلیکس راولپنڈی میں دورۂ ترجمہ قرآن پروگرام	رفیق تنظیم
38	ممتاز آباد تنظیم کے تحت ماہانہ درس قرآن پروگرام	شوکت حسین انصاری
40	تنظیم ملتان شہر کی مشترکہ شب بیداری	شوکت حسین انصاری
41	حلقہ پوٹھوہار کے زیر اہتمام دعوتی پروگرام	رفیق تنظیم
	مقامی تنظیم گوجرانوالہ کا اساتذہ کے لیے خصوصی پروگرام	حافظ محمد عاصم قاسم
	حلقہ لاہور غربی کے زیر اہتمام سہ ماہی اجتماع	محمد یونس
	اسرہ تونسہ شریف میں دعوتی پروگرام	شوکت حسین انصاری
42	حلقہ پنجاب شرقی کے زیر اہتمام تربیتی اجتماع	عابد حسین
43	حلقہ گوجرانوالہ کے زیر اہتمام دو روزہ تربیتی پروگرام	خادم حسین
45	حلقہ لاہور شرقی کے زیر اہتمام ایک روزہ دعوتی و تربیتی پروگرام	ابو مصباح
46	تنظیم اسلامی مظفر آباد کے زیر اہتمام خصوصی پروگرام	انوار احمد
47	حلقہ آزاد کشمیر کے زیر اہتمام تین روزہ دعوتی پروگرام	محمد ابراہیم
48	حلقہ فیصل آباد کے زیر اہتمام خصوصی سیمینار کا انعقاد	شیخ محمد سلیم
49	امیر تنظیم اسلامی کا دورہ حلقہ آزاد کشمیر	انوار احمد
50	حلقہ سرگودھا کے زیر اہتمام دعوتی و تربیتی پروگرام	رفیق تنظیم

	مقامی تنظیم دیر بالا کے زیر اہتمام ایک روزہ دعوتی پروگرام	لائق سید
3	تنظیم اسلامی نوشہرہ کا ماہانہ تربیتی اجتماع	جان نثار اختر
10	حلقہ مالاکنڈ کی دعوتی سرگرمیاں	ابوکلیم نبی محسن
13	تنظیم اسلامی نوشہرہ کے زیر اہتمام ماہانہ دعوتی و تربیتی پروگرام	جان نثار اختر
	تنظیم اسلامی نوشرہ کے زیر اہتمام دعوتی پروگرام	جان نثار اختر
15	ناظم حلقہ مالاکنڈ کا دورۂ ماموند باجوڑ	ابوکلیم نبی محسن
17	ناظم حلقہ خیبر پختونخوا کا دورۂ کرک، لکی مروت اور ڈیرہ اسماعیل خان	مقامی امیر نوشہرہ
19	حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام ایک روزہ سہ ماہی اجتماع	محمد سجاد یوسف/محمد عادل
	حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام کوہاٹ میں دعوتی پروگرام	محمد سجاد یوسف
22	مقامی تنظیم جار باجوڑ کی دعوتی سرگرمیاں	محمد نعیم
23	اسرہ حیاتی (تنظیم اسلامی جار) کی دعوتی سرگرمیاں	فضل حکیم
24	حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے رفقاء کا دو روزہ دعوتی دورہ ڈی آئی خان	محمد فاروق ثاقب
31	چارسدہ میں دو روزہ دعوتی و تربیتی پروگرام	عمران علی اعوان
32	حلقہ مالاکنڈ کے زیر اہتمام سہ ماہی دعوتی اجتماع	ابوکلیم نبی محسن
34	حلقہ خیبر پی کے جنوبی کا سہ ماہی اجتماع	انجینئر یوسف علی
37	پشاور میں نقباء تربیتی کورس کا انعقاد	انجینئر یوسف علی
	پشاور میں دورۂ ترجمہ قرآن	محمد فاروق ثاقب
38	شیدہ بانڈہ صوابی میں ایک روزہ دعوتی پروگرام	محمد عادل
40	حلقہ مالاکنڈ کے زیر اہتمام سہ ماہی دعوتی اجتماع	ابوکلیم نبی محسن
42	ناظم حلقہ مالاکنڈ کا دورۂ چترال	احسان الودود
43	امیر تنظیم اسلامی کا سالانہ دورۂ حلقہ خیبر پی کے جنوبی	محمد فاروق ثاقب
	تنظیم اسلامی ایبٹ آباد کے زیر اہتمام ماہانہ درس قرآن	رفیق تنظیم
45	حلقہ خیبر پی کے کے زیر اہتمام نقباء و امراء تربیتی اجتماع	انجینئر یوسف علی
	اُسرہ کبل سوات کی دعوتی سرگرمیاں	محمد صدیق

صوبہ سندھ

1	حلقہ کراچی جنوبی کے ذمہ داران کا تربیتی اجتماع	محمد سہیل
	حلقہ کراچی شمالی کے ذمہ داران کا خصوصی اجتماع	وقاص مبین خان
2	حلقہ کراچی جنوبی کے زیر اہتمام سہ ماہی تربیتی اجتماع	محمد سہیل
3	تنظیم اسلامی حلقہ کراچی جنوبی کے زیر اہتمام خواتین کا سالانہ اجتماع	مسز نعیم
6	حلقہ کراچی شمالی کے تحت رفیقات کا سالانہ اجتماع	رفیقہ تنظیم
9	تنظیم اسلامی کراچی جنوبی کا تعارفی کیمپ	سراج احمد خان
	تنظیم اسلامی حلقہ کراچی جنوبی کے تحت ویلنٹائن ڈے کے خلاف مہم	زبیر اقبال
10	تنظیم اسلامی کراچی جنوبی کے تحت تعارفی کیمپ	عبداللہ اقبال
	تنظیم اسلامی حلقہ حیدر آباد کی دعوتی سرگرمیاں	رفیق تنظیم
14	حلقہ حیدر آباد کے زیر اہتمام قرآن کوئز پروگرام	کامران خلجی
	حلقہ کراچی جنوبی کے تحت مقامی امراء کا تربیتی اجتماع	محمد سہیل
15	حلقہ کراچی جنوبی کے زیر اہتمام سہ ماہی تربیتی اجتماع	محمد سہیل
18	تنظیم اسلامی کراچی شمالی کے زیر اہتمام دعوتی کیمپ	محمد عمران
	حلقہ کراچی شمالی کے تحت مقامی تنظیم گلستان جوہر I میں دعوتی کیمپ	جمیل احمد خان
20	تنظیم اسلامی حلقہ حیدر آباد کی دعوتی سرگرمیاں	رفیق تنظیم
	حلقہ کراچی جنوبی کے تحت مقامی امراء و ناظمین دعوت کا تربیتی اجتماع	محمد سہیل
21	تنظیم اسلامی سکھر کا ماہانہ تربیتی اجتماع	حافظ عزیز اللہ گبول
29	امیر تنظیم اسلامی کا دورۂ حلقہ حیدر آباد	شفیع محمد لاکھو
	حیدر آباد: مبتدی اور امراء و نقباء تربیتی کورسز کا انعقاد	رفیق تنظیم

صوبہ خیبر

1	حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام سہ روزہ مشاورتی اجتماع	محمد سجاد یوسف
2	تنظیم اسلامی پشاور غربی کا ماہانہ تربیتی اجتماع	مسعود جاوید میر
	حلقہ کراچی شمالی کے تحت فیملی تربیتی اجتماع	وقاص قائم
31	کراچی شمالی کے تحت بچوں کے لیے تربیتی نشست	عمران چھاپڑا
37	حلقہ خواتین کراچی جنوبی کے زیر اہتمام دورۂ ترجمہ قرآن	ہمشیرہ انجینئر نعمان اختر

صوبہ بلوچستان

6	تنظیم اسلامی کوئٹہ شمالی کا ماہانہ تنظیمی و تربیتی اجتماع	محمد سلیمان قیوم

انگریزی مضامین

2. The Sunnah as a protection for humanity	Omer Abd'l Haleem
3. Kicking the Kalabaghdam dead horse for political gains	Eng.Shafi Muhammad Lakho
4. Nurturing Through Mu' Ayashah.	
5. The Ethical Framework	Ahmad Raza
7. Usaid Ibnhudhair ؓ	Kamran Shahid Ansari
8. Modren Wars: Mechanism of Capitalism	Muhammad Raza-ul-Haq
9. The walking corpses and their votes (I)	Muhammad Faheem
10. The walking corpses and their votes (II)	Muhammad Faheem
11. Spitting Against the Winds	Maryam Sakeenah
12. Good Fences,Good Neighbour & the Ideal Culture	Memoona Sajjad
13. The Bloody Carnage of Muslims in Mali	Muhammad Faheem
14. Lessons from Egypt	Maryam Sakeenah
15. Of Hope and Pain: Rachal Corrie's Rafah Legacy	
16. Maligning The Pakistan Ideology	Muhammad Faheem.
17. Honest Enforcement of the Islamic System.	
18. Kayani's Timely Reminder about Islamic Ideology.	Ansaar Abbasi
19. Religious epistemology Unravels.....	Muhammad Raza-ul-Haq
20. Of Dictator's crimes and Justice (I)	Muhammad Faheem.
21. Of Dictator's crimes and Justice (II)	Muhammad Faheem.
22. Importance of the Prophet's ﷺ Tradition in the Revival of Islam	Allama Muhammad Asad
23. My name is Aafia	Ayesha Khawaja
24. Colonial Terror returns to Mideast	Jim W.Dean
25. Mian Sahib in the Public Court	Muhammad Faheem
26. Maulana Mufti Abdul Kareem of Baira Shareef.	Kalleem Butt
28. None to Soon	Amer Halleem
29. Ramadan and Its Hijackers	Khalid Baig
30. Learining a lesson in Doha	Muhammad Ashraf Azeem
31. Where is Morsi, Why all the Killings.?	
32. The Myth of Muslim Appeasement	Aijaz Zaka Syed
33. Message of Ameer-e-Tanzeem-e-Islami	
34. Egypt draft constitution may ban religious political parties	
35. Reflection on the Massacres in Egypt.	Maryam Sakeenah
36. Strange bedfellows	Irfan Hussain
38. A Stale-mate Situation	Muhammad Faheem
39. Sabotaging Peace Talks	Muhammad Faheem.
40. Losing our Religion (Part-1)	Hajirah Khan
41. Losing our Religion (Part-2)	Hajirah Khan
43. Imam Ghazali: Minhaj ul Abideen-Introduction (I)	Omer bin Ahsan
44. "Putting a Human Face" on the problem of US drone strikes.	Nabila Rehman.
45. Enamoured of the Quran.	Ayesha Khawaja
47. Drone attacks and the Brennan doctrine.	Ibn-e-Abdul Haque
48. Relevance of Media in Tableeg.... (I)	Omer bin Ahsan
49. Relevance of Media in Tableeg.... (II)	Omer bin Ahsan